روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 31 مئی 2010ء 16 جمادی الثانی 1431 ہجری 31 ہجرت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 116

شہداء کا رزق

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جب تمہارے بھائی احد میں شہید کئے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو جنت میں بھیجا۔ انہوں نے جنت کی نعماء سے لذت پائی تو انہوں نے کہا کوئی ہمارے بھائیوں کو یہ خبر پہنچائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ جہاد سے بے رغبتی نہ کریں۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی فضل الشہادت حدیث نمبر 2158)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مصائب اور شدائد کا آنا نہایت ضروری ہے۔ کوئی نبی نہیں گزرا جس کا امتحان نہیں لیا گیا۔ جب کسی کا کوئی عزیز مرجاتا ہے تو اس کے لئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے۔ مگر یاد رکھو کہ ایک پہلو پر جانے والے لوگ مشرک ہوتے ہیں۔ آخر خدا کی طرف قدم اٹھانے اور حقیقی طور پر .... (الفاتحہ: 6) والی دعا مانگنے کے یہی معنے تو ہیں کہ خدایا وہ راہ دکھا جس سے تو راضی ہو اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے۔ آخر جب نبیوں والی راہ پر چلنے کے لئے دعا کی جاوے گی تو پھر ابتلاؤں اور آزمائشوں کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے اور ثابت قدمی کے واسطے خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتے رہنا چاہئے۔

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت میں بھی ترقی ہو اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی و جانی آرام بھی ہوں۔ کوئی ابتلاء بھی نہ آوے اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے وہ ابلہ ہے۔ وہ کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں پر خدا راضی ہوا ہے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے کہ وہ طرح طرح کے امتحانوں میں ڈالے گئے اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہوا۔ حضرت ابراہیمؑ پر دیکھو کیسا نازک ابتلاء آیا تھا اور پھر اس کے بعد سب نبیوں کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔ یہاں تک کہ (۔) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آگیا۔ دیکھو ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہوا۔ یتیمی بھی تو بری بلا ہے خدا جانے کیا کیا دکھ اٹھائے اور پھر دعویٰ کرتے ہی مصیبتوں کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

یاد رکھو۔ انبیاء کا دوسرا نام اہل بلاء و اہل ابتلاء بھی ہے۔ ابتلاؤں سے کوئی نبی بھی خالی نہیں رہا۔ .... پھر انبیاء کو تو رہنے دو۔ امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جو ان کو ابتلاء آیا تھا کتنا خوفناک ہے۔ لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ستاون برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب سولہ یا سترہ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا۔ اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔ جاہل تو کہیں گے کہ وہ گنہگار اور بداعمال تھے اس لئے ان پر یہ تکلیف آئی مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ آرام سے کوئی درجہ نہیں ملا کرتا جو لوگ ایک ہی پہلو پر زور دیتے چلے جاتے ہیں اور ابتلاؤں اور آزمائشوں میں صبر کرنا نہیں چاہتے۔ اندیشہ ہے کہ وہ دین ہی چھوڑ دیں۔

یہ تو بڑی غلطی ہے کہ ایک طرف تو انسان چاہے کہ ہر طرح کی آسودگی اور آرام ہو اور خوشنودی کے سب سامان مہیا ہوں اور دوسری طرف مقرب اللہ بھی بن جاوے۔ یہ تو ایسا ہی مشکل ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزر جانا بلکہ اس سے بھی ناممکن۔ جب تک ابتلاؤں اور امتحانوں میں انسان پورا نہ اترے کچھ نہیں بنتا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 335)

عہدے کا ناجائز استعمال نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ ہمارے اندر اپنی محبت اور اس کے نتیجے میں تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے... اپنے دلوں کو کینوں اور بغضوں سے پاک کرنے والے ہوں۔ اپنی ذاتی رنجشوں کو جماعتی رنگ دینے والے نہ ہوں۔ کسی عہدیدار سے ذاتی عناد یا رنجش کی وجہ سے اس عہدیدار کی حکم عدولی کرنے والے نہ ہوں۔ اور اسی طرح عہدیداران بھی اپنی کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے کسی کے خلاف ایسی کارروائی نہ کریں جس سے ان کے عہدے کا ناجائز استعمال ظاہر ہوتا ہو۔''

(خطبات مسرور جلد سوم ص 384)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

ضرورت فزکس ٹیچر

مریم گرلز ہائی سکول ربوہ کیلئے ایک فزکس ٹیچر کی ضرورت ہے۔

تعلیمی قابلیت: ۔ بی ایس سی/ ایم ایس سی فزکس (بی۔ایڈ/ ایم ایڈ اضافی قابلیت شمار کی جائے گی)

خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی خواتین اپنی درخواستیں مع اسناد و شناختی کارڈ کی کاپی بنام مکرم ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ جلد از جلد ارسال کر دیں۔ درخواست پر اپنا مکمل ایڈریس اور فون نمبر ضرور تحریر کریں۔ (پرنسپل مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

ضمیمہ اخبار

☆ اس اخبار کے ساتھ 4 صفحات کا ایک ضمیمہ بھی شامل اشاعت ہے جس میں لاہور کی احمدی بیوت الذکر میں ہونے والی دہشت گردی کی تفاصیل درج کی گئی ہیں۔

جماعت احمدیہ گیمبیا کا 34واں جلسہ سالانہ

مختلف موضوعات پر علمی و تربیتی تقاریر۔ غیر از جماعت مہمانوں کی طرف سے جماعت کی تعلیمی و طبی میدانوں میں خدمات پر خراج تحسین۔ نیشنل ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ لاکھوں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

گیمبیا مغربی افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ یہاں احمدیت کا پودا حضرت مصلح موعود کے مبارک عہد میں ساٹھ کی دہائی میں لگا اور اب اللہ کے فضل سے ایک تناور درخت بن چکا ہے احمدیہ ہسپتال اور سکول اللہ کے فضل و کرم سے عزت کا نشان ہیں۔ جماعت احمدیہ گیمبیا ہر سال بڑے اہتمام سے جلسہ سالانہ کا انعقاد کرتی ہے۔ 2010ء میں 34واں جلسہ سالانہ 4/اپریل کو اختتام پذیر ہوا۔ یہ جلسہ نصرت جہاں سکیم کے تحت بننے والے پہلے ہائی سکول نصرت سینئر سکینڈری سکول (بنڈ ونگ) بانجل میں 2/اپریل تا 4/اپریل 2010ء منعقد ہوا۔ جلسہ کی تیاری حسب روایت کئی ماہ پہلے سے شروع ہو چکی تھی۔ وقار عمل جماعت کی امتیازی شان ہے۔ اللہ کے فضل سے خدام الاحمدیہ نے مہینہ بھر پہلے وقار عمل شروع کر دیئے اور وقار عمل کے ذریعے جلسہ گاہ کو تیار کیا۔ جماعت کے جلسہ میں شرکت کے دعوت نامے اخبارات ریڈیو اور ٹی۔وی پر کئی دن پہلے سے انگریزی اور مقامی زبانوں میں مشتہر ہو رہے تھے۔ اسی طرح دارالحکومت اور ملک کے مختلف حصوں میں جلسہ سالانہ کے عربی اور انگریزی پوسٹرز دیواروں پر آویزاں کئے گئے تھے۔ 2/اپریل کو جلسہ کا آغاز ہوا۔ جلسہ گاہ کو اور سٹیج کو انتہائی دیدہ زیب بینرز سے سجادیا گیا۔ مختلف علاقوں سے آنے والے مہمانوں کا ذوق و شوق قابل دید تھا۔ جمعہ پڑھنے کے لئے جلسہ گاہ میں ہی اہتمام کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ کے براہ راست خطبہ جمعہ کو سننے کا انتظام بھی تھا۔

نماز جمعہ کے فوراً بعد جماعتی نمائش کا افتتاح ہوا مکرم امیر صاحب نے عمائدین سمیت نمائش دیکھی۔ جماعت گیمبیا کے ماہانہ میگزین ''الاسلام'' کا علیحدہ سٹال خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ دوپہر کے کھانے اور کچھ آرام کے بعد پانچ بجے پہلے سیشن کا آغاز ہوا مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں تقویٰ پر زور دیا مختلف مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ہیلتھ اینڈ سوشل ویلفیئر کے وزیر مکرم Dr Baboucar GAye جو اللہ کے فضل سے احمدی ہیں نے بتایا کہ انہوں نے دین سیکھا تو احمدیت سے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس ملک پر احمدیت کا احسان ہے کہ قرآن کا اصل علم دیا۔ انہوں نے احمدی بھائیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ ہمیں اپنی روایات کا ہردم خیال کرنا ہوگا۔

MR Hon. MOUDO TOURY جو قومی اسمبلی کے رکن ہیں نے کہا احمدیت ہی حقیقی دین ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ بیمار تھے لیکن جلسہ کی دعوت کو رد نہ کر سکے اور جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

جناب Sulayman Trawally سابق permanent secretary نے جماعت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اطاعت کی جو روح احمدیت میں ہے اس کی کوئی مثال دوسری دینی جماعتوں میں کہیں نظر نہیں آتی۔ انہوں نے ملکی ترقی میں جماعت کے کردار کو سراہا۔

Basse نے MR OMER KHAN area میں جس کے وہ گورنر ہیں جماعت کی تعلیم اور صحت کے میدان میں خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے ناصر احمدیہ سینئر سیکنڈری سکول اور حال ہی میں دوبارہ جاری ہونے والے احمدیہ کلینک کا نام لے کر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

پہلے سیشن میں خلافت جوبلی کے تحت ہونے والے کچھ مقابلوں کے انعامات تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح یونیورسٹی لیول پر حسن کارکردگی کی بنا پر بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔

رات کا سیشن جو سوال وجواب پر مشتمل تھا۔ علمائے سلسلہ نے سوالات کے سیر حاصل جواب دیئے۔ رات گئے تک یہ سیشن جاری رہا۔

جلسہ کے دوسرے دن مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اسوہ حسنہ ﷺ پر روشنی ڈالی گئی اور رسول اللہ ﷺ کا تعلق باللہ، عورتوں سے حسن سلوک کو بیان کیا گیا۔ مکرم Tahir Ahmad Toury صدر خدام الاحمدیہ نے حضرت مسیح موعود کے دعاوی کو بیان کیا۔ مکرم Kamo Sonko سابق صدر خدام الاحمدیہ نے دین میں شادی کی اہمیت کو واضح کیا اور بتایا کہ احمدی ہونے کے ناطے ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ مکرم منور خان صاحب نے خلفائے سلسلہ کی تحریکات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے خصوصیت سے تحریک جدید، وقف جدید اور ایم ٹی اے کو موضوع بحث بنایا۔ مکرم Usdaz Issa Joof نے تربیت اولاد پر اظہار خیال کیا اور والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

ایک دن لجنہ کی علیحدہ تقاریر ہوئیں جن میں ماڈرن سوسائٹی اور ہماری ذمہ داریاں، خاندانی زندگی کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب نے لجنہ کو نصائح کرتے ہوئے پردہ کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ اب صرف وہی معاشرہ زندہ رہ سکتا ہے جو دینی اقدار کی حفاظت کرے گا۔

جلسہ کے تینوں دن تہجد باجماعت کا اہتمام ہوتا رہا۔ اسی طرح درس القرآن درس الحدیث کا بھی التزام رہا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ پنڈال میں براہ راست سنایا گیا۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ کا جلسہ سپین سے خطاب بھی سنایا گیا۔

جلسہ سالانہ کو میڈیا نے غیر معمولی کوریج دی۔ نیشنل ٹی وی اور ریڈیو نے جلسہ کے دونوں روز اپنے خبرناموں میں جلسہ کی خبر سنائی اور جلسہ کی کارروائی کی جھلکیاں بھی دکھائیں۔ اسی طرح تمام نیشنل اخبارات نے جلسہ کی باتصویر خبریں شائع کیں۔ بعض نے سرورق پر جلسہ کی تصاویر کو شائع کیا گویا جلسہ دعوت الی اللہ و تربیت کا بہترین ذریعہ بنا اور یوں ہمارے جلسے کے ذریعے بلاشبہ لاکھوں افراد تک احمدیت کا پیغام بھی پہنچ گیا۔ اللہ کے فضل سے اس دفعہ جلسہ کی حاضری ساڑھے چار ہزار سے زائد تھی۔ ہمسایہ ملکوں گنی بساؤ اور سینیگال سے وفود شامل ہوئے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد از جلد پیاسی روحوں کو احمدیت کی آغوش میں لائے اور ہمارے جلسوں کی تعداد ہزاروں کی بجائے لاکھوں میں پہنچ جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 23/اپریل 2010ء)

مستحق طلباء کی امداد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندہ کرتی ہے اسی طرح ہر گاؤں میں اس کیلئے کچھ چندہ جمع کر لیا جائے۔ جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے اس طرح کوشش کی جائے کہ ہر گاؤں میں دو تین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔

(الفضل 30/اکتوبر 1945ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے تحت حضرت مصلح موعود کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے نگران امداد طلبہ کا شعبہ اس نیک اور مفید کام میں مصروف ہے۔ اور سینکڑوں غریب طلبہ اس شعبہ کے تعاون سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ امداد طلبہ کا یہ شعبہ اس تعاون کو آمد ہونے کے ساتھ ہی بہتر طور پر ممکن بنا سکتا ہے۔ لیکن اس کی آمد اس وقت بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ طلباء کی کتب، یونیفارم اور مقالہ جات کیلئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات　2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی　4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کی معاونت کا اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

سویڈن میں اعلیٰ تعلیم کیلئے موقع

سویڈن میں جنوری 2011ء میں شروع ہونے والے تعلیمی سیشن کیلئے داخلہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ Online درخواست جمع کروانے کا آغاز یکم جون 2010ء سے ہوگا۔ Online درخواست اس ویب سائٹ سے Process ہوگی۔

www.studera.nu/english

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 16/اگست 2010ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.studyinsweden.se,

www.studera.nu/english

ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

مکرم چوہدری عبدالغفار ورک صاحب ولد مکرم چوہدری جلال الدین ورک صاحب وصیت نمبر 31776 نے مورخہ یکم ستمبر 1999ء کو (چک نمبر 241 بھٹیاں والہ تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر حال دارالعلوم غربی الف ربوہ) سے وصیت کی تھی۔ 5 نومبر 2009ء تک مکرم موصی صاحب سے عبدالغفار ورک صاحب C/O سعید کریانہ سٹور گولبازار ربوہ پر خط و کتابت جاری رہی۔ جس کے بعد موصی کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں رہا۔ اگر موصی خود یا ان کا کوئی عزیز، رشتہ دار یہ اعلان پڑھیں تو فوری طور پر دفتر وصیت سے رابطہ کریں اور موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ♦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ♦ مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ♦ قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا سفر یورپ (9)

سوئٹزرلینڈ میں آمد۔ نئے سنٹر کا معائنہ۔ تقریب آمین۔ سیر اور ملاقاتیں

رپورٹ: محترم منیر احمد جاوید صاحب۔ پرائیویٹ سیکرٹری لندن

20 اپریل 2010ء

(بقیہ حصہ)

پچھلی رپورٹ میں یہ ذکر ہو چکا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ 20 اپریل 2010ء کو منگل کے روز ٹورین (اٹلی) سے 215 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے دوپہر دو بجکر 45 منٹ پر سوئٹزرلینڈ کی حدود میں داخل ہوئے۔ یہ دن سوئٹزرلینڈ کی جماعت کیلئے بہت ہی بابرکت دن تھا۔ کیونکہ تقریباً چھ سال کے لمبے انتظار کے بعد آج حضور انور سوئٹزرلینڈ تشریف لا رہے تھے۔

سوئٹزرلینڈ میں استقبال

اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کا بارڈر کراس کرنے کے صرف دو منٹ بعد قافلے کی گاڑیاں Coldrerio کے اس سروس سٹیشن پر پہنچ گئیں جہاں جماعت سوئٹزرلینڈ کے چند احباب اپنے امیر صاحب کی معیت میں پیارے آقا کے استقبال کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو امیر صاحب سوئٹزرلینڈ مکرم طارق ولید صاحب Tarnutzer نے آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ اور مکرم صدر صاحب جماعت لوگانو اور دیگر احباب کو شرف مصافحہ بخشا جن میں مکرم خالد محمود احمد صاحب (جنرل سیکرٹری)، مکرم ملک عارف محمود صاحب (صدر جماعت نیوشٹل)، مکرم مرزا حمید انور بیگ صاحب (صدر جماعت لوگانو)، مکرم مبارک اسماعیل بٹ صاحب (فوٹوگرافر)، مکرم ساجد صفیت اللہ صاحب اور مکرم مرزا صفدر علی صاحب، مکرم طیب احمد باجوہ صاحب شامل تھے۔

اس موقعہ پر لوکل جماعت لوگانو کے چند خدام بھی مختلف ڈیوٹیوں کیلئے وہاں موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے مکرم امیر صاحب سے نمازوں اور کھانے کے بارے میں پوچھا اور فرمایا کہ اگر کھانا بالکل تیار ہے اور میزوں پر چن دیا گیا ہے تو پھر پہلے کھانا ہوگا اور اس کے بعد نمازیں پڑھیں گے۔ جماعت سوئٹزرلینڈ نے موٹروے کی دوسری طرف بالکل موٹروے کے سامنے کھانے اور نمازوں کیلئے لندن شہر کی مشہور و معروف جگہ Piccadilly کے ہم نام ایک ریسٹوران میں جگہ حاصل کی ہوئی تھی جس میں حضور انور اور فیملی کیلئے پردے کی سہولت کے ساتھ ایک ہال اور قافلہ کے افراد کیلئے علیحدہ ہال موجود تھا۔ سروس سٹیشن اور ریسٹوران کو موٹروے کے نیچے سے گزرنے والی ایک سرنگ کے ذریعہ باہم ملایا گیا تھا۔ چند لمحوں میں سب اس میں سے گزر کر ریسٹوران میں پہنچ گئے۔ فوری طور پر کھانا پیش کیا گیا جو جماعت سوئٹزرلینڈ کی ضیافت ٹیم نے وہیں پر تیار کیا تھا۔ لوکل جماعت Lugano نے بھی کچھ کھانا تیار کر کے پیش کیا۔ سوئٹزرلینڈ کے اٹالین بولنے والے علاقہ میں Lugano ہماری واحد جماعت ہے۔ یہ شہر صوبہ Tessin کا صدر مقام ہے اور اپنی خوبصورتی کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ اس شہر کو دیکھے بغیر سوئٹزرلینڈ کی سیر مکمل نہیں ہوتی۔ اس شہر میں پانچ احمدی فیملیز آباد ہیں۔ ایک اٹالین نژاد نوجوان کا بھی اس جماعت سے تعلق ہے جو چند سال پہلے احمدی ہوئے اور اب اللہ کے فضل سے نظام وصیت میں بھی شامل ہو چکے ہیں۔

دوپہر کے کھانے کے فوراً بعد حضور انور نمازوں کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ احباب جماعت اٹلی سے الوداعی ملاقات (جس کا حال پچھلی رپورٹ میں بیان ہو چکا ہے) کے بعد حضور انور نے مکرم امیر صاحب سے زیورک کے رستہ کے بارے میں تفصیلات پوچھیں تو مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ یہاں سے مشن ہاؤس کا فاصلہ 314 کلومیٹر ہے۔ اکثر حصہ پہاڑی ہے اس لئے گاڑیاں زیادہ تیز نہ چل سکیں گی۔ ویسے بھی حد رفتار بعض جگہوں پر 100 اور 80 کلومیٹر فی گھنٹہ تک رہتی ہے۔ رستہ میں ایک چھ کلومیٹر لمبی سرنگ بھی آئے گی۔ حضور نے فرمایا کہ 17 کلومیٹر والی تو نہیں؟ محترم امیر صاحب نے عرض کیا کہ حضور وہ اس رستہ میں نہیں آتی جس کا انتخاب اب ہم نے حضور کی ہدایت پر کیا ہے۔

اس کے بعد قافلہ اس رستہ پر زیورک کی طرف روانہ ہوا جو نسبتاً لمبا ہے اور بل کھاتے ہوئے پہاڑی رستوں پر مشتمل ہے لیکن اس میں ہر طرف برف پوش پہاڑ، آبشاریں، دلفریب وادیاں اور پھر زرخیز زرعی زمینوں پر مشتمل سرسبز و شاداب میدانی علاقے اپنے حسین قدرتی مناظر کے ساتھ اس طرح جا بجا پھیلے پڑے ہیں کہ گویا خالق کائنات نے اپنے حسن کے سب نظارے یہیں جمع کر دیئے ہیں۔ ان حسین و جمیل نظاروں کو دیکھ کر بے اختیار حضرت اقدس مسیح موعود کے یہ اشعار زبان پر آجاتے ہیں:

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

سوئٹزرلینڈ کا نیا سنٹر

بہرحال سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ کا قافلہ سوئٹزرلینڈ جماعت کے نئے سنٹر Wigoltingen کی طرف روانہ ہوا جو جماعت نے 2005ء میں خریدا تھا۔ اس کی خرید کا پس منظر یہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب 1992ء میں سوئٹزرلینڈ تشریف لے گئے تھے تو حضور نے جماعت کو تاکید کی تھی کہ سوئٹزرلینڈ میں بھی کسی جگہ جماعت کیلئے زمین خریدیں تاکہ جماعتی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری کی جاسکیں۔ خواہ وہ جگہ آبادی سے ہٹ کر ہی کیوں نہ ہو۔ جس طرح کہ جب بیت الفضل لندن کیلئے جگہ لی گئی تھی تو وہ شہر سے باہر تھی اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا تھا کہ لندن خود آجائے گا اور آج واقعی لندن، بیت الفضل کے پاس آپہنچا ہے۔ پس حضور کے ارشاد پر جماعت نے کوشش جاری رکھی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2004ء میں احباب جماعت کو تاکید کی کہ نئی جگہ خریدیں۔ چنانچہ خدا کے فضل سے جماعت کو یہ جگہ ملی جو 6787 مربع میٹر پر مشتمل ہے۔ اردگرد کسانوں کے فارمز اور مکانات ہیں۔ اس جگہ پر پندرہ کمروں اور دو ہالز پر مشتمل ایک تین منزلہ بلڈنگ 1870ء سے تعمیر شدہ موجود ہے۔ جس میں سے ایک ہال قبلہ رخ ہی بنا ہوا ہے جس کا نام حضور انور نے 22 اپریل کو محترم امیر صاحب اور محترم مربی صاحب سوئٹزرلینڈ کے ساتھ اپنی میٹنگ کے دوران 'بیت نور' مرحمت فرمایا۔ تقریباً چھ ہزار مربع میٹر جگہ ابھی خالی پڑی ہے۔ یہ سنٹر بڑی پرفضا جگہ پر واقع ہے اور زیورک سے 54 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک موٹروے کے ساتھ منسلک ہے۔ یہاں سے جرمنی صرف پندرہ بیس منٹ کی ڈرائیو پر واقع ہے۔ یورپ کی سب سے بڑی آبشار Rainfall اس جگہ سے 39 کلومیٹر پر ہے۔ سوئٹزرلینڈ کا مشہور انڈسٹریل شہر Winterthur یہاں سے تقریباً اکتیس کلومیٹر پر واقع ہے۔ اس جگہ کے حصول کے وقت پہلے تو اردگرد کی آبادی کی طرف سے جماعت کی بہت سخت مخالفت ہوئی اور اخباروں میں بھی اس کا بڑا چرچا ہوا لیکن جماعت نے کئی سرکاری اور غیر سرکاری افراد نیز چرچ کے لوگوں کو جماعت کے پرامن اور ملکی قوانین کی پابندی کرنے والی جماعت ہونے کے حوالے سے متفرق میٹنگز میں یقین دہانی کروائی اور پھر ایک عام پبلک مجلس میں سب لوگوں کے ہر قسم کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دے کر انہیں اطمینان دلایا گیا تو پھر کئی لوگوں اور بعض پادریوں نے بھی جماعت کے حق میں بیان دینے شروع کئے اور رائے عامہ ہموار ہوئی اور کافی تگ و دو اور کوشش کے نتیجہ میں بالآخر نومبر 2005ء میں ہمیں اس جگہ کا قبضہ مل گیا۔

شروع سے ہی یہاں کی کونسل پر یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ اس بلڈنگ کے نچلے دو ہال مردوں اور عورتوں کیلئے علیحدہ علیحدہ بیت الذکر کے طور پر استعمال ہوں گے جبکہ پہلی منزل دفاتر کے طور پر اور دوسری منزل رہائشی مقاصد کیلئے استعمال ہوگی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی خرید کے وقت 2005ء سے ہی اس جگہ پر خدام اور انصار کے وقار عمل ہوتے آ رہے ہیں۔

اردگرد کی جماعتوں Winterthur اور Thurgan کے احباب نماز جمعہ یہیں ادا کرتے ہیں۔ 2007ء سے مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات بھی اسی جگہ پر منعقد ہو رہے ہیں۔ ان کے علاوہ جماعت کے دوسرے اجلاسات بھی یہاں ہوتے ہیں۔ احباب جماعت نے بڑے اخلاص سے اس جگہ کی خرید کیلئے مالی قربانیاں پیش کیں اور تاحال کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کا گزشتہ جلسہ سالانہ 2009ء بھی حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایت پر اسی جگہ بڑا ٹینٹ لگا کر منعقد کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف بہت کامیاب رہا بلکہ احباب جماعت نے بھی پہلی بار یہاں جلسہ سالانہ کے ماحول اور اس کی برکتوں کو محسوس کیا اور اس سے خوب فیضیاب ہوئے جبکہ اس سے پہلے جماعت مختلف شہروں میں ہال کرایہ پر لے کر اپنے جلسے منعقد کرتی رہی ہے۔

اس سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ نے سوئٹزرلینڈ کے اس نئے سنٹر کے علاوہ اٹلی کے مشن ہاؤس 'بیت التوحید' میں پہلی بار ورود فرمایا اور اسی طرح ویلنسیا میں سپین کی دوسری بیت الذکر 'بیت الرحمٰن' کا بھی سنگ بنیاد رکھا۔ قبل ازیں کسی رپورٹ میں ان دونوں کے بارہ میں کوئی کوائف درج نہیں کئے جاسکے۔ اس لئے یہاں ان کا احوال بھی کچھ بیان کر دیتا ہوں۔

اٹلی کا مشن ہاؤس

جماعت احمدیہ اٹلی کا مشن ہاؤس 'بیت التوحید' بولونیا (Bologna) شہر سے 25 کلومیٹر کی دوری پر واقع قصبہ سان پیٹرو ان کازالے (San Pietro in Casale) میں واقع ہے۔ بولونیا سے Padova اور Venice جانے والی ہائی وے سے Altedo جانے والی سڑک پر اتر کر تقریباً سات کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد دائیں طرف ایک چھوٹی سی سڑک

نکلتی ہے اور بل کھاتی ہوئی ایک کشادہ عمارت کے سامنے آ کر ختم ہو جاتی ہے جو کہ جماعت احمدیہ اٹلی کے مشن ہاؤس "بیت التوحید" کی عمارت ہے۔اس کی آبادی دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔یہ قصبہ اگرچہ رومن زمانے سے آباد ہے لیکن تاریخی دستاویزات میں اس کا ذکر 1223ء سے ملتا ہے۔

مشن ہاؤس کے گیٹ سے اندر داخل ہوں تو سامنے ایک Drive way ہے جہاں چار پانچ گاڑیاں آسانی سے پارک کی جا سکتی ہیں ۔ اس Drive way کے بائیں جانب ایک Garden ہے اور پھر ایک تین منزلہ مکان ہے۔اس مکان کی ہر منزل کا رقبہ 100 مربع میٹر ہے اور اس لحاظ سے کل مکانیت 300 مربع میٹر کی ہے۔مکان کی پچھلی جانب ایک ہال ہے جو 100 مربع میٹر رقبہ پر مشتمل ہے۔اس ہال کے ایک طرف 50 مربع میٹر کا ایک کمرہ ہے جس کے ساتھ باتھ روم بھی ملحق ہے۔

یہ مکان جس زمین پر واقع ہے اس کا کل رقبہ تقریباً 1000 مربع میٹر ہے۔مکان کے سامنے اور بائیں جانب 9 ہزار مربع میٹر (اڑھائی ایکڑ) رقبہ کی زرعی زمین بھی جماعت احمدیہ اٹلی کی ملکیت ہے۔ بیت التوحید کو 27 ؍مئی 2008ء میں خریدا گیا تھا۔اس کی از سر نو تعمیر کی باقاعدہ اجازت مل چکی ہے اور انشاء اللہ جلد یہ کام شروع ہو جائے گا۔اس کے بعد مکان کی دوسری منزل پر رہائش کے لیے ایک فلیٹ بن جائے گا جب کہ پہلی اور تیسری منزلوں پر جماعت کے کاموں کیلئے ہال بنا دئے جائیں گے۔

سپین کی دوسری بیت الذکر

سپین کے شہر ویلنسیا میں ''بیت الرحمٰن'' کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 11؍اپریل 2010ء کو اتوار کے روز رکھا تھا۔اس جگہ کا کل رقبہ 2 ہزار 900 مربع میٹر ہے جسے جون 2006ء میں مبلغ چار لاکھ پچیس ہزار یوروز میں خریدا گیا تھا۔خرید کے وقت پہلے سے ہی تقریباً 200 مربع میٹر پر ایک رہائشی گھر بنا ہوا تھا۔بقیہ حصہ پر مختلف سایہ دار درخت نیز مالٹے اور لیموں کے پودے لگے ہوئے تھے۔رہائشی حصہ میں چار کمرے، ایک ہال، کچن اور دو باتھ رومز بنے ہوئے ہیں جبکہ اس کے تہہ خانہ میں دو چھوٹے کمرے، ایک سٹور اور ایک باتھ روم بنا ہوا ہے۔جب یہ پلاٹ خریدا گیا تو اس وقت سے اوپر کے حصہ میں موجود ہال کو جماعت نے مردوں کی بیت کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا جبکہ نیچے والے کمرے لجنہ کی بیت کے طور پر استعمال ہونے لگے اور بقیہ حصہ میں مربی سلسلہ کی رہائش ہے۔اس کے علاوہ پلاٹ کی جو خالی جگہ ہے وہاں پر ''بیت الرحمان'' تعمیر کی جائے گی۔تعمیر کا منصوبہ اس وقت اجازت کے مراحل میں ہے۔بیت کی عمارت اگرچہ الگ ہوگی لیکن وہ موجودہ عمارت کے ساتھ اس طرح ملی ہوگی کہ باہر سے ایک ہی بلڈنگ نظر آئے گی۔اس بیت کی دو منزلیں ہوں گی۔نچلے حصہ میں مردوں کیلئے ہال ہوگا جس میں کم و بیش ساڑھے تین سو افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی جبکہ اوپر کی منزل لجنہ کیلئے مختص ہوگی ۔اس کمپلیکس کے اندر بیت کے علاوہ لائبریری، دفتر، کچن اور ڈائننگ روم بھی بنائے جائیں گے۔

سوئٹزرلینڈ کے حسین مناظر

سپین کی دوسری بیت اور اٹلی کے پہلے مشن ہاؤس کے ذکر کے بعد اب میں پھر اٹلی سے سوئٹزرلینڈ کے دوسرے نئے مرکز ''بیت نور'' تک کے سفر کی طرف واپس لوٹتا ہوں جو بارڈر کراس کرنے اور میٹنگ پوائنٹ پر کچھ دیر قیام کے بعد دنیا کے خوبصورت ترین ملک سوئٹزرلینڈ کی شاہراہ A2 پر Lugano کے پاس سے گزرتے ہوئے طے کیا جا رہا تھا۔اس رستہ میں ہر طرف قدرت نے بڑی فیاضی سے جو حسین اور دلکش مناظر پھیلا رکھے ہیں قافلے کے افراد ان سے لطف اندوز ہوتے ہوئے وقتاً فوقتاً ان میں سے بعض مناظر کو اپنے کیمروں کے ذریعہ محفوظ کرتے رہے۔ ہر آنے والے لحہ میں نظروں کے سامنے جب نیا منظر نمودار ہوتا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورتی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتا تھا۔واقعی یہ اتنے خوبصورت مناظر ہیں کہ انہیں دیکھ کر خدا کی حمد سے دل بھر جاتا تھا اور بے اختیار فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان کی صدائیں بلند ہونے لگتی ہیں۔

Bellinzon شہر گزرنے کے تھوڑی دیر بعد ہماری گاڑیاں موٹروے A 2 کو چھوڑ کر دوسری موٹروے A 13 پر آ گئیں۔ابھی ہم نے صرف 65 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا ہو گا کہ Mesocco نامی گاؤں کے فوراً بعد سڑک اس پہاڑ پر چڑھنے لگی جو کچھ ہی دیر پہلے ہمیں عین سامنے نظر آ رہا تھا۔ بلندی کی طرف یہ سفر بڑا پُر لطف تھا۔کبھی پہاڑ ہمارے دائیں جانب آ جاتا تو کبھی ہم پہاڑ کے دائیں جانب ہوتے۔ ہم مسلسل بلندی کی طرف جا رہے تھے اور پھر تھوڑی ہی دیر میں ہم اس برف کے درمیان سے گزر رہے تھے جو دور سے ہمیں پہاڑوں کی چوٹیوں پر نظر آ رہی تھی۔ پہاڑ کے اوپر موسم سرد تھا۔جھیل کا پانی بھی ابھی جما ہوا تھا اور درخت بھی موسم بہار کے رنگوں سے ابھی عاری اور خشک دکھائی دے رہے تھے۔اسی سڑک پر اگر مزید بلندی کی طرف سفر کرتے جائیں تو San Bernadino نامی درہ آتا ہے جو سال میں چھ مہینے برف سے ڈھکا رہتا ہے اور اس کی وجہ سے اکتوبر سے لے کر مئی تک بند رہتا ہے۔اس پہاڑ کے نیچے اب چھ کلومیٹر لمبی سرنگ بنا دی گئی ہے تا کہ یہ رستہ ٹریفک کے لئے پورا سال کھلا رہے۔اٹلی سے آسٹریا اور جرمنی کے بعض علاقوں میں جانے کے لئے یہی رستہ استعمال ہوتا ہے۔ سرنگ گزرتے ہی جہاں پہاڑ کی اترائی شروع ہوتی ہے وہاں جرمن سوئس (یعنی سوئٹزرلینڈ کا وہ علاقہ جہاں جرمن زبان بولی جاتی ہے) کی سرحد بھی شروع ہو جاتی ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے اس علاقے میں ایک اور زبان بھی بولی جاتی ہے جس کا نام Ratoromanisch ہے۔ یہ زبان لاطینی سے نکلی ہے اور اسے اس علاقہ کے چالیس ہزار لوگ بولتے ہیں۔اس طرح سے سوئٹزرلینڈ میں کل چار زبانیں بولی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ باقی زبانوں میں سے جرمن 70 فیصد علاقے میں اور فرنچ 23 فیصد علاقہ میں بولی جاتی ہے جبکہ 7 فیصد علاقے میں اطالوی زبان بولی جاتی ہے۔بل کھاتی ہوئی سڑک پر تنگ دروں سے گزر کر جب ہم نیچے پہنچے ہیں تو Thusis نامی شہر آ گیا۔اس سے آگے تھوڑے فاصلہ پر Chur شہر واقع ہے جو صوبہ Grabunden کا دارالحکومت ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے نیشنل امیر مکرم طارق ولید Tarnutzer صاحب کا تعلق اسی علاقے سے ہے۔ Thusis سے Chur کی طرف جاتے ہوئے سڑک کے بائیں جانب Tamins نامی وہ گاؤں آباد ہے جہاں محترم امیر صاحب سوئٹزرلینڈ پیدا ہوئے اور پرورش پائی۔

یہ علاقہ یورپ کے مشہور دریا Rhein کا منبع بھی ہے۔ Chur شہر کے بعد سوئٹزرلینڈ کا مشہور علاقہ Heidiland شروع ہو جاتا ہے۔ اس علاقے کو ایک بچی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جس کا نام Heidi تھا۔اس کے والدین فوت ہو گئے تھے اور وہ پہاڑوں میں اپنے دادا اور دادی کے ساتھ رہتی تھی۔ Heidi اب ایک رومانوی کردار کے طور پر مشہور ہے جسے اب بچوں کی کہانیوں ،فلموں اور کارٹونوں میں استعمال کیا جا رہا ہے اور بچے اس سے خوب واقف ہیں۔ Chur سے نکل کر جیسے ہی قافلہ St. Gallen کی طرف جانے والی سڑک پر آیا تو وادی یک دم کشادہ ہو گئی اور پہاڑوں کی بلندی کی جگہ اب سرسبز میدانوں نے لے لی۔ St. Gallen جانے والی سڑک کے دائیں جانب دریائے Rhein بہتا ہے۔ یہاں سے کچھ ہی فاصلہ پر دریائے رائن کے ساتھ ساتھ Lichtenstein کا ملک شروع ہو جاتا ہے جو یورپ کا ایک بہت ہی چھوٹا سا ملک ہے جس کی سرحدیں سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا سے ملتی ہیں اور کل آبادی 30 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ Vaduz اس کا دارالحکومت ہے۔اس کی 75 فیصد آبادی کیتھولک چرچ سے منسلک ہے۔ اس ملک کے ایک لوکل باشندے مکرم علی احمد Kunz صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی سال پہلے بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تھی جو ماشاء اللہ بڑے ہی مخلص اور نیک انسان ہیں۔اسی سڑک پر St. Gallen شہر سے ذرا پہلے دائیں طرف ایک وسیع و عریض جھیل نظر آتی ہے جس کا نام Bodensee ہے اور جو یورپ کی سب سے بڑی جھیل ہے۔ یہ جھیل جرمن زبان بولنے والے تین ملکوں جرمنی ، آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ کو آپس میں ملاتی ہے۔

St. Gallen کے پاس سے گزرتے ہوئے ہمارا قافلہ Atikon کے قریب جا کر موٹروے A7 پر آ گیا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں ہم صوبہ تھورگاؤ کے صدر مقام Frauenfeld کے پاس سے گذر رہے تھے۔ اس کے بعد ہماری گاڑیاں Romanshorn کی طرف جانے والی موٹروے کی طرف مڑ گئیں۔اس کے فوراً بعد ہماری منزل یعنی Wigoltingen کا Exit آ گیا جہاں ہماری بیت نور اور سوئٹزرلینڈ جماعت کا نیا سنٹر واقع ہے۔

Wigoltingen

Wigoltingen ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جس کا رقبہ 1713 ہیکٹر اور آبادی 2200 نفوس پر مشتمل ہے۔سوئٹزرلینڈ کے مشرقی حصہ میں یہ قصبہ یہاں کے پرانے ترین قصبوں میں شمار ہوتا ہے جس کا ذکر 889ء سے تاریخ اور مختلف دستاویزات میں ملتا ہے۔زیورک شہر سے یہ 54 کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔ ریل کی سہولت یہاں 1855ء سے موجود ہے اور اسی طرح موٹروے A7 پر واقع ہونے کی وجہ سے کار کے ذریعہ بھی یہاں پہنچنا بہت آسان ہے۔ Wigoltingen کا لفظ Wigwalt سے نکلا ہے جس کے معنی بہادر ہیرو کے ہیں۔

2004ء کے دورہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے سوئٹزرلینڈ جماعت کو جب ایک کھلی جگہ خریدنے کا ارشاد فرمایا تو اس کے ایک ہی سال کے اندر اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہ جگہ خریدنے کی توفیق عطا فرما دی جو 6787 مربع میٹر پر مشتمل ہے اور کبھی لکڑی کی ایک ورکشاپ کے طور پر استعمال ہوتی رہی ہے۔ 27 اکتوبر 2005 کو یہ جگہ جماعت کے نام منتقل ہوئی۔

بیت نور کی پہلی تقریب

یکم نومبر 2005ء کو جب اس کا قبضہ ملا تو اسی دن جماعت نے یہاں ایک تقریب کا انعقاد کیا جس میں نیشنل عاملہ، صدران جماعت، لوکل جماعتوں تھورگاؤ اور ونٹرتھور کے افراد کو دعوت دی گئی۔ مکرم اویس طاہر صاحب کو اس جگہ پر سب سے پہلی نداء دینے کی سعادت نصیب ہوئی ۔اس کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب (مربی سلسلہ) نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ ایک چھوٹی سے تقریب کا آغاز ہوا جو مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ نے کروائی۔ دعا کے بعد مکرم امیر صاحب نے اس جگہ کی خرید اور اس میں درپیش مشکلات اور پھر حضور انور کی دعاؤں کے طفیل اعجازی رنگ میں خدا تعالیٰ کی مدد کا تذکرہ کیا اور بلڈنگ کی مرمت کے حوالے سے احباب کے ساتھ مشورے کئے کیونکہ یہ جگہ بہت خستہ حالت میں تھی اور اس کو از سر نو مرمت کی اشد ضرورت تھی۔ مرمتوں کے بعد اب اس کی پہلی منزل (گراؤنڈ فلور) پر دو ہال ہیں جن کو بیت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے ان میں سے ہر ایک ہال میں تقریباً 90 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے۔ دوسری منزل پر مربی ہاؤس، دفاتر اور گیسٹ ہاؤس اور واش رومز ہیں۔

جبکہ تیسری منزل پر حضور انور اور افراد خانہ کی رہائش گاہ بنائی گئی ہے۔ اس کے اوپر Loft کو تعمیر کیا گیا ہے جہاں MTA کیلئے سٹوڈیو اور اسی طرح سامان سٹور کرنے کیلئے الماریاں بنائی گئی ہیں۔

بیت نور میں ورود

شام 7 بجکر 45 منٹ پر حضور انور اپنے قافلہ کے ہمراہ بیت نور ویگولٹنگن (Wigoltingen) میں ورود فرما ہوئے جہاں پانچ سو کے لگ بھگ مرد و زن اور بچے اپنے دیدہ و دل فرش راہ کئے بڑی بے تابی اور محبت سے پیارے اور محبوب امام کا انتظار کر رہے تھے۔ اگرچہ آج چھٹی کا دن تو نہیں تھا لیکن پھر بھی خلیفہ وقت کے دیدار کے شوق میں کیا مرد اور کیا عورتیں اور کیا بوڑھے اور کیا بچے، سبھی دور دور کے شہروں سے حضور انور کی آمد سے بہت پہلے یہاں پہنچ چکے تھے اور قطاریں بنائے ایک دوسرے کے پیچھے کھڑے اپنے شفیق اور محسن آقا کے منتظر تھے۔ بچے بچیاں اپنے نئے کپڑوں میں خوشی سے پھولے نہ سما رہے تھے کہ آج محبتیں بکھیرنے کیلئے وہ دلدار ان کے پاس آ رہا تھا جسے MTA کی سکرین پر دوسرے بچوں سے پیار کرتے دیکھ کر انہیں ان بچوں کی قسمت پر رشک آیا کرتا تھا۔ پس آج جب انہیں اپنی اس دلی خواہش کے پورا ہونے کے آثار نظر آنے لگے تو وہ خدا کی اس عنایت پر بڑی خوشی محسوس کر رہے تھے۔ ان کی ہر حرکت سے خوشیاں جھلکتی دکھائی دیتی تھیں۔ یقیناً ان کے دل اس موقعہ پر اللہ کی حمد کے ترانے گا رہے ہوں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ کی آمد کی خوشی میں مشن ہاؤس کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا جبکہ بڑی بلڈنگ پر برقی قمقموں سے چراغاں بھی کیا گیا تھا۔ داخلی رستہ پر ایک آرائشی گیٹ بنا کر اس پر "انی معك یا مسرور" کا بینر لگایا گیا تھا۔ اس نئے مشن ہاؤس کے احاطہ میں نمازوں کی ادائیگی کیلئے 30 X 15 فٹ کی ایک بڑی مارکی لگائی گئی تھی۔ اس کے علاوہ دیگر خدمتوں کیلئے چند چھوٹی مارکیاں بھی لگی ہوئی تھیں۔

استقبالیہ نغمے

جونہی حضور انور کی گاڑی بیت نور کے احاطہ میں داخل ہوئی تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ بچوں اور بچیوں نے اردو اور جرمن زبان میں کورس کی شکل میں ترنم کے ساتھ استقبالیہ نظمیں پڑھ کر حضور انور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر پڑھی جانے والی اردو نظموں میں سے چند اشعار یہاں پیش کرتا ہوں۔

سایہ سایہ ایک پرچم دل پہ لہرانے کا نام
اے مسیحا تیرا آنا زندگی آنے کا نام
سب نے رشک خاص سے بھیجے اسے کیا کیا سلام
جب بھی آیا اس کے دیوانوں میں دیوانے کا نام

....

ہم وارثِ دیں، وارثِ دیں، وارثِ دیں ہیں
پھولوں کی مہک ہیں کبھی شعلوں کی زباں بھی
افریقہ کے صحراؤں میں کیا ہم نے اجالا
یورپ کے کلیساؤں میں بھی ہم نے نداء دی

....

محبت کا ساون برسنے لگا ہے
گلستان احمد مہکنے لگا ہے
ہو سب کو مبارک یہ دن ہے خوشی کا
ہر اک احمدی بھی یہ کہنے لگا ہے
صدائیں سنو آسمان و زمیں کی
زمانے کا دھارا بدلنے لگا ہے
منادی کرا دو نقارے بجا دو
کہ ڈنکا خلافت کا بجنے لگا ہے

....

اے کوہساروں کی زمیں تجھ کو مبارک صد ہزار
بادشاہ آیا ہے جس کا صدیوں سے تھا انتظار

....

ملک بھی گاتے ہیں نغمے کیسے پیارے دلنشیں
اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
آسماں سے آ رہی ہے اک صدائے دلنشیں

اسی دوران ایک طفل عزیزم زبیر خان نے حضور انور کی خدمت میں اور ایک بچی عزیزہ رمشہ خالق نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے حاضرین کے جوش وجذبہ کے جواب میں ہاتھ ہلا کر بلند آواز سے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہتے ہوئے انہیں سلامتی کی دعا دی اور پھر اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ 8 بجکر 45 منٹ پر مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھانے کیلئے بڑی مارکی میں تشریف لائے۔ نداء اور اقامت کہنے کی سعادت محترم بشارت انیس صاحب کو حاصل ہوئی۔

نئے مشن ہاؤس کا معائنہ

اس کے بعد حضرت صاحب نے مشن ہاؤس کی بلڈنگ اور نئی جگہ کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بلڈنگ کے اس حصہ کی طرف بھی تشریف لے گئے جہاں قافلہ کی رہائش کا بندوبست تھا اور ایک ایک کمرے کا معائنہ فرمایا۔ حضور جب نچلی منزل پر واقع اس ہال میں داخل ہوئے جہاں لجنہ نمازیں پڑھتی ہیں تو فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ یہ ہال مختلف کاموں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور مستورات یہاں نمازیں پڑھتی ہیں۔ یہ سن کر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی زیورک والی بیت کی ساری عمارت اسی ایک ہال میں سما سکتی ہے۔ پھر حضور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے اور شب بخیر۔

21 اپریل 2010ء

21 اپریل 2010ء کو بدھ کا دن تھا۔ رات شدید سردی رہی اور درجہ حرارت 2 درجہ سنٹی گریڈ تک گر گیا اس کے باوجود عشاقِ خلافت اپنے پیارے امام ہمام کی اقتداء میں نماز فجر پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے 20-25 کلومیٹر تک کی مسافتیں طے کر کے بڑی تعداد میں وقت سے پہلے مرکز پہنچے ہوئے تھے۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور بڑی مارکی میں تشریف لائے اور نماز فجر پڑھائی۔

ملاقاتیں

10 بجکر 35 منٹ پر حضور انور ملاقاتوں کیلئے تشریف لائے اور اڑھائی گھنٹے تک 221 خوش قسمت افراد جماعت کو ملاقات کا شرف بخشا۔ ملاقات کرنے والوں میں پاکستانیوں کے علاوہ عرب، صومالین، البانین، ترک، سوئس اور Lichtenstein کے افراد موجود تھے۔ کئی نومبائعین نے بھی پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ سے بالمشافہ ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کے دوران ان میں سے کئی اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور بے اختیار ان کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہتے رہے۔ وہ اپنی قسمت پر نازاں تھے کہ انہیں نہ صرف حضرت مسیح موعود کے خلیفہ کا دیدار نصیب ہوا بلکہ اللہ نے ان سے بالمشافہ ملنے کا موقع بھی بہم پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ ان نومبائعین کی خلافت سے محبت اور وفا میں مزید اضافہ فرمائے اور انہیں ثبات قدم عطا فرمائے۔ آمین

ملاقات کے بعد ان میں سے اکثر کی حالت یکسر بدلی ہوئی دکھائی دی۔ خلافت حقہ سے ان کی محبت دیکھ کر دل بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود سچے ہیں، سعید فطرت انسان آپ کے دعاوی کے صدق اور آپ کی خلافت اور جماعت کی سچائی کی گواہی دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا اور کون ہے جو مختلف قوموں نسلوں اور رنگوں سے تعلق رکھنے والوں اور مختلف بولیاں بولنے والوں کے دلوں میں خلافت سے محبت کو اپنے والدین اور ہر پیاری چیز سے بھی زیادہ عزیز تر بنا دیتا ہے اور چند لمحوں کی ملاقات انہیں محبت وفدائیت کی سیر روحانی میں کئی پیدائشی احمدیوں سے بھی آگے بڑھا دیتی ہے۔

ملاقاتوں کے بعد ایک بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز ظہر وعصر پڑھانے کیلئے تشریف لائے۔ واپسی پر حضور انور نے بیت والے ہال کا دروازہ کھول کر فرمایا کہ فجر کی نماز تو یہاں بھی ہو سکتی تھی۔ اس پر جب عورتوں کے حوالے سے ایک انتظامی مشکل کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ وہ مردوں کے پیچھے بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ سکتی ہیں اور شریعت کا بھی یہی تقاضا ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر مرد زیادہ ہوں تو عورتیں ملاقات والے ہال میں نماز پڑھ لیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

حضرت مصلح موعود کا زیورک میں قیام

دوپہر تین بجے حضور انور اس مکان کو دیکھنے کیلئے زیورک شہر کی طرف روانہ ہوئے جہاں حضرت مصلح موعود نے 1955ء کے سفر کے دوران اپنے اہل خانہ اور قافلہ کے ہمراہ قیام فرمایا تھا۔ تاریخ احمدیت کی جلد نمبر 16 کے صفحہ 513 پر اس مکان کا ذکر ملتا ہے۔ 2004ء کے سوئٹزرلینڈ کے دورہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم امیر صاحب سوئٹزرلینڈ کے نام ایک خط میں اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ آئندہ جب سوئٹزرلینڈ کا دورہ ہو تو اس مکان کو دیکھنے کا پروگرام بھی رکھیں۔ چنانچہ جماعت نے تاریخ احمدیت میں درج اس کے ایڈریس کے مطابق مکان تو تلاش کر لیا لیکن اس کی تین منزلوں اور ان کے اندر کئی فلیٹ ہونے کی وجہ سے اب مشکل یہ پیش آئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کس منزل پر اور کس گھر میں رہائش رکھی تھی۔ اس کی تعیین نہیں ہو رہی تھی اور سوئٹزرلینڈ کے پرانے احمدیوں میں سے بھی کوئی ایسا نہیں تھا جو اس بارہ میں معلومات دے سکے۔ زیورک شہر کی انتظامیہ اور اسی طرح اس مکان کی انتظامیہ سے بھی رابطہ کیا گیا لیکن کوئی مدد نہ مل سکی۔ اس مکان کی دوسری منزل (جو عملاً فرسٹ فلور ہے) کے رہائشی Mr. Galudec Patrick Le سے ملنے کیلئے مکرم امیر صاحب اور مکرم ملک عارف محمود صاحب گئے۔ یہ شخص اس سارے مکان کا بھی مالک ہے لیکن غیر ملکیوں کے بارہ میں متعصب ہونے کی وجہ سے اس نے ان کی بات سنے بغیر دروازہ بند کر دیا۔ پھر خط اور ٹیلیفون کے ذریعہ بھی اسے قائل کرنے کی کوشش کی گئی تا کہ وہ مکان دکھانے کیلئے راضی ہو جائے لیکن وہ نہیں مانا۔ بالآخر حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی تو آپ کی دعاؤں کے صدقے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اس شخص کا دل نرم پڑ گیا اور وہ اندر سے گھر دکھانے پر راضی ہو گیا۔ لیکن اس کی شرائط ابھی بھی سخت تھیں کہ پانچ لوگوں سے زیادہ اندر نہ آئیں اور سارے جوتے اتار کر آئیں وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال مکان دیکھنے کا بندوبست تو اللہ تعالیٰ نے کر دیا لیکن ابھی تک یہ کنفرم نہیں ہو رہا تھا کہ حضرت مصلح موعود 1955ء میں واقعی اس گھر میں قیام پذیر ہوئے تھے۔ اس مشکل کو حل کرنے کیلئے مکرم سید محمد احمد صاحب (ابن مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر) نائب افسر حفاظت خاص نے حضرت مصلح موعود کی صاحبزادی اور اپنی والدہ محترمہ بی بی امۃ المتین صاحبہ سلمہا اللہ سے بذریعہ فون رابطہ کیا جو کہ 1955ء کے دورہ میں حضور کے ساتھ زیورک تشریف لائی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ سارا مکان ہی حضرت مصلح موعود اور آپ کے قافلہ کے افراد کے زیر استعمال رہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی رہائش دوسری منزل (یعنی فرسٹ فلور) پر تھی۔ انہوں نے اس گھر کا نقشہ بھی تفصیل سے بتایا جس سے معین طور پر پتہ چل گیا کہ واقعی یہی وہ گھر تھا جس میں حضرت مصلح موعود ٹھہرے تھے اور جس کے دکھانے کا آج جماعت سوئٹزرلینڈ نے انتظام کر رکھا تھا۔ بہرحال جب حضور انور کو اس بات کی اطلاع دی گئی تو حضور پُرنور فوراً ہی

اس مکان کو دیکھنے کی خاطر زیورک جانے کیلئے نیچے تشریف لے آئے۔اس سفر میں سوئٹزرلینڈ جماعت کے درج ذیل افراد کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں قافلے کے ساتھ زیورک جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

1۔مکرم طارق ولید Tarnutzer صاحب (امیر جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ)

2۔مکرم صداقت احمد صاحب (مربی انچارج سوئٹزرلینڈ)

3۔مکرم عبدالوحید وڑائچ صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ)

4۔مکرم رحمت اللہ زاہد صاحب

5۔مکرم ناصر محمود صاحب

6۔مکرم ساجد صفیت اللہ صاحب

7۔مکرم مبارک اسماعیل بٹ صاحب (فوٹوگرافر)

8۔مکرم راشد وڑائچ صاحب

9۔مکرم ندیم کمال شاہ صاحب

ان کے علاوہ مکرم ملک عارف محمود صاحب جو اس گھر کو دکھانے کے جملہ انتظامات کے ذمہ دار تھے وہ بھی اپنی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کو ریسیو کرنے کیلئے پہلے سے وہاں موجود تھے۔ان کی ٹیم میں مکرم وسیم کمال شاہ صاحب اور مکرم مبشر مبارک خواجہ صاحب بھی شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ کی آمد سے قبل مکرم عارف محمود ملک صاحب نے گھر کے مالک کو حضور انور کی طرف سے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ قافلے کی گاڑیاں موٹرویز A7 اور A1 کے رستے زیورک شہر پہنچیں اور شہر کی مختلف سڑکوں سے ہوتے ہوئے اس مکان کے سامنے آ کر رکیں تو اس وقت گھر کا مالک کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا جیسے ہی اس کی نظر حضور انور کے پرنور چہرے پر پڑی تو وہ حضور کی شخصیت سے اس قدر متاثر ہوا کہ اسی وقت بھاگتے ہوئے نیچے اترا اور مکان کے باہر مین دروازے کے سامنے حضور انور ایدہ اللہ کے استقبال کیلئے احتراماً ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوگیا۔اس کے رویہ میں پہلے جو سرد مہری پائی جاتی تھی وہ یکسر ختم ہو کر گرم جوشی میں بدل چکی تھی۔ وہ نہایت ادب کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کو ملا اور پھر ہمیں اپنا گھر دکھانے کیلئے اوپر لے گیا۔وہی شخص جو بمشکل اس شرط کے ساتھ پانچ افراد کو گھر دکھانے پر راضی ہوا تھا کہ جوتے اتار کر گھر میں داخل ہوں وہ اب اس قدر مرعوب دکھائی دے رہا تھا کہ اسے کوئی بھی شرط یاد نہ رہی اور پانچ کیا 15 سے بھی زائد لوگوں کو اس نے بڑی عزت اور احترام کے ساتھ خود اپنا گھر اندر سے دکھایا۔

حضرت مصلح موعود کی قیامگاہ کا نقشہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے تین بجے بعد دوپہر اس گھر میں داخل ہوئے تو آپ نے اس گھر میں دائیں طرف دو کمرے ملاحظہ فرمائے جن کے بائیں طرف باتھ روم اور کچن بنے ہوئے ہیں۔بالکل سامنے بڑا سٹنگ روم ہے۔دائیں طرف دونوں کمروں کے آگے ماضی میں ایک تیسرا کمرہ بھی ہوا کرتا تھا جو درمیانی دیوار نکال کر اب سٹنگ روم کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔محترمہ صاحبزادی امتہ المتین صاحبہ سلمہا اللہ کے بیان کردہ نقشہ کے مطابق یہی وہ کمرہ تھا جس میں حضرت مصلح موعود نے 1955ء میں قیام فرمایا تھا۔

اس نئے سٹنگ روم کے اوپر چھت پر بنے ہوئے دو الگ الگ حاشیے بھی اسی بات کی تائید کرتے دکھائی دے رہے تھے کہ پہلے اس جگہ دو کمرے ہی ہوا کرتے تھے جن کی درمیانی دیوار کو نکال کر اب ایک ہی بڑا کمرہ (سٹنگ روم) بنا دیا گیا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ نے اس کا جائزہ لیا اور مالک مکان سے بعض سوالات بھی پوچھے۔اس دوران مکرم عمیر علیم صاحب اور مکرم خالد کرامت صاحب نے اس نادر تاریخی گھر کی مختلف تصاویر کھینچیں اور ویڈیو بھی بنائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تین بجکر چالیس منٹ پر اس مکان سے باہر تشریف لائے اور قافلہ بیت نور Wigoltingen کی طرف روانہ ہوگیا اور 30 منٹ کے سفر کے بعد حضور ایدہ اللہ چار بجکر دس منٹ پر واپس بیت نور پہنچ گئے۔

گرین ہاؤس کی سیر

جماعت سوئٹزرلینڈ کے اس نئے مرکز کے قریب ہی کچھ گرین ہاؤسز اور ڈیری فارمز ہیں جن میں سے ایک Green House اور دو ڈیری فارمز دیکھنے کا بھی آج پروگرام تھا۔اس کیلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پانچ بجکر پچاس منٹ پر رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اگر نزدیک ہی ہے تو پیدل چلتے ہیں اور پھر پیدل ہی گرین ھاؤس کی طرف چل دیئے جبکہ فیملی اور قافلے کے بعض افراد گاڑیوں کے ذریعہ وہاں پہنچے۔

گرین ہاؤس میں سرخ، گلابی، جامنی، پیلے اور سفید رنگ کے گلاب کے ہزاروں پودے قطار در قطار لگے ہوئے تھے۔وہاں کام کرنے والے ایک شخص Mr. Tony نے گرین ہاؤس دکھایا اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ بھی ادا کیا کہ آپ وقت نکال کر اس Green House کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ وہ حضور انور اور تمام موجود افراد کو گرین ہاؤس کے اندر لے گیا اور مصنوعی طریق پر پودوں کو ضرورت کے مطابق ٹمپریچر اور روشنی بہم پہنچانے کے انتظام کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔Mr.Tony نے بتایا کہ گلاب کے ان پودوں کو پچھلے سال جولائی میں کاشت کیا گیا تھا۔ایک پودا چھ سے سات سال تک زمین میں رہتا ہے۔پھر اسے اکھاڑ کر اس کی جگہ نیا پودا لگا دیا جاتا ہے۔اگست کے مہینے میں پودوں کی کٹنگ کی جاتی ہے۔اس نے بتایا کہ وہ ہر روز دس سے پندرہ ہزار تک پھولوں کی Stamps فروخت کرتے ہیں۔ان کا تھوک کا کاروبار ہے اور وہ پھولوں کی دکانوں کو یہ سارا مال سپلائی کرتے ہیں۔پھولوں کی قیمت کا انحصار اس کے سائز پر ہے۔30 سینٹی میٹر سے لے کر 80 سینٹی میٹر کے پھول فروخت ہوتے ہیں۔ سرخ گلاب دوسرے رنگ کے پھولوں کی نسبت زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔گرین ہاؤس میں ہر پودے کے ساتھ ایک پائپ لگا ہوا تھا جس کے ذریعہ سے پودے کو پانی دیا جاتا ہے۔ہر ایک مربع میٹر پر 7 پودے لگائے جاتے ہیں۔آخر پر حضور انور نے Mr.Tony کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے گرین ہاؤس اور گلاب کے پودوں اور پھولوں کے بارہ میں قیمتی معلومات بہم پہنچائی ہیں۔Mr.Tony نے حضور انور ایدہ اللہ کو گلاب کے پھولوں کی تصاویر پر مشتمل ایک کارڈ تحفتہً پیش کیا۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ اسی گرین ہاؤس میں واقع ایک دکان کو دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے جس میں گلاب کے پھولوں کو سٹور کیا جاتا ہے۔دکان کے کھلنے کا وقت اگرچہ ختم ہو چکا تھا لیکن Mr. Tony نے حضور انور ایدہ اللہ کے احترام میں روزمرہ معمول سے ہٹ کر اس دکان کو کھولا اور وہاں سٹور کئے ہوئے مختلف پھول دکھاتے ہوئے بتایا کہ یہ اس موسم کی ابتدائی فصل ہے۔اس سے اگلی فصل کے پھول مزید اچھے ہوں گے۔حضور انور ایدہ اللہ نے وہاں سے سرخ گلاب کے پھولوں کا ایک نہایت خوبصورت گلدستہ خریدا اور پھر سوا چھ بجے یہاں سے ڈیری فارم دیکھنے کیلئے روانہ ہوئے۔

ڈیری فارم کی سیر

اور پھر سوا چھ بجے یہاں سے ڈیری فارم دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے۔جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ وہاں پہنچے تو اس کا مالک Mr.Hanz اس وقت گائیوں کا دودھ دوہ رہا تھا۔حضور انور اور فیملی کے افراد دودھ دوہنے کے عمل کو مشاہدہ کرنے کے لئے گائیوں کے باڑہ کے اندر تشریف لے گئے۔ڈیری فارم کے مالک زمیندار نے بتایا کہ اس کے پاس کل 21 گائیاں ہیں جن میں سے ہر گائے چوبیس گھنٹوں میں روزانہ دو دفعہ 20 سے لیکر 30 لٹر تک دودھ دیتی ہے۔گرمیوں میں گائیوں کو گھاس کھلایا جاتا ہے جبکہ سردیوں میں دوسری قسم کا چارہ دیا جاتا ہے۔اس نے بتایا کہ یہ دودھ جو وہ دوہ رہا ہے پائپ کے ذریعہ ایک ٹینک میں چلا جاتا ہے اور جب وہ ٹینک بھر جاتا ہے تو پھر اسے پنیر بنانے والی فیکٹری میں دے آتا ہے۔ گائیں دودھ نکلوانے کے لئے خود بخود باری باری آتی رہتی ہیں اور دودھ دینے کے بعد جب ایک چلی جاتی ہے تو دوسری اس کی جگہ پر آجاتی ہے چنانچہ ہم نے بھی یہ دیکھا کہ وہاں گائیں قطار میں ایک دوسری کے پیچھے کھڑی تھیں اور اپنی باری کا انتظار کر رہی تھیں۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ اس ڈیری فارم سے نکل کر قریب ہی واقع ایک دوسرے فارم پہ پہنچے۔اس فارم میں گائیوں کا دودھ آٹومیٹک مشین کے ذریعہ دوہا جاتا ہے۔یہ فارم Mr.Jurg کی ملکیت ہے۔ہمارے مشن کے سامنے کی ساری زمین اسی کی ہے۔اس فارم میں کل پچاس گائیاں ہیں۔آٹومیٹک مشین 24 گھنٹے چلتی رہتی ہے اور گائیاں باری باری جب ان کا دل چاہتا ہے دودھ نکلوانے کے لئے اس مشین کے اندر ایک مخصوص جگہ پر آ کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔یہاں بھی گائیاں قطار میں کھڑی اپنی باری کا انتظار کر رہی تھیں۔ ہر گائے کے گلے میں ایک نمبر لٹکا ہوا تھا۔جب بھی کوئی گائے دودھ نکلوانے کے لئے مشین کے اندر بنے ہوئے شکنجے میں داخل ہوتی تو مشین میں لگا ہوا سینسر اس کو پڑھ کر کمپیوٹر کو بتا دیتا کہ فلاں گائے اس وقت دودھ دینے کے لئے آئی ہوئی ہے۔اسی وقت اس گائے کا نمبر مشین میں لگی ہوئی سکرین پر آجاتا ہے تو سب سے پہلے کمپیوٹر یہ چیک کرتا ہے کہ اس گائے نے دودھ دینا بھی ہے کہ نہیں۔اگر اس نے دودھ نہ دینا ہو تو شکنجے کا دروازہ کھلتا ہے اور گائے باہر نکل جاتی ہے لیکن اگر اس نے دودھ دینا ہو تو پہلے مشین گائے کے تھنوں کو برش سے صاف کرتی ہے۔پھر ان کے اوپر جراثیم کش دوائی لگاتی ہے اور پھر سینسر کی مدد سے دودھ دوہنے والے آلات اس کے تھنوں کو لگ جاتے ہیں اور مشین گائے کا دودھ نکالنا شروع کر دیتی ہے۔کس گائے نے کتنا دودھ دیا؟ کون سی گائے 24 گھنٹے میں کتنی بار دودھ نکلوانے کے لئے آئی؟ اس کا ریکارڈ مشین ساتھ کے ساتھ محفوظ کرتی جاتی ہے۔کمپیوٹر وقت کے حساب سے ان گائیوں کا ڈیٹا بھی ریکارڈ کرتا جاتا ہے جن کو دودھ نکلوائے ہوئے زیادہ وقت ہوگیا ہوتا کہ فارم کے مالک کو پتہ چل سکے کہ کون سی گائے کتنے گھنٹوں سے دودھ نکلوانے کے لئے نہیں آئی۔پھر ایسی گائیوں کو مالک خود مشین کے پاس لیکر آتا ہے۔فارم کے مالک نے بتایا کہ صرف دو گائیں ایسی ہیں جو کبھی کبھار دودھ نکلوانے کے لئے آنے میں سستی کرتی ہیں تو پھر انہیں خود لانا پڑتا ہے۔ ایک گائے دودھ دھلوانے کے بعد جب مشین سے نکل کر واپس اپنے باڑہ میں چلی جاتی ہے تو اس کا دودھ کنستر سے بڑے ٹینک میں چلا جاتا ہے۔مشین ہر گھنٹے کے بعد اپنی ہلکی پھلکی صفائی کرتی ہے لیکن ہر چوبیس گھنٹوں میں تین دفعہ مکمل صفائی بھی کرتی ہے۔مشین اس بات کو بھی چیک کرتی ہے کہ دودھ دینے والی گائے بیمار تو نہیں اور اس کا دودھ صحت کے لئے مضر تو نہیں اور یہ کہ اس میں کسی قسم کا کوئی خون یا بیکٹیریا تو شامل نہیں۔اس فارم کی ایک گائے جو زیادہ دودھ دیتی ہے وہ چوبیس گھنٹے میں پانچ مرتبہ دودھ دینے کے لئے آتی ہے اور اوسطاً اس کا دودھ 50 لٹر ہوتا ہے۔وہاں پر موجود پچاس گائیوں سے روزانہ اوسطاً ایک ہزار لٹر دودھ حاصل ہوتا ہے۔اس مشین میں جراثیم کش دوائی کے علاوہ صفائی کے لئے 20 لٹر لیکوڈ ڈالا جاتا ہے جو چار ماہ تک کے لمبے استعمال کے لئے کافی ہوتا ہے۔یہ مشین گائے کا دودھ دوہنے کے بعد اس کے تھنوں کی دوبارہ صفائی کرتی ہے اور ان پر جراثیم کش دوائی لگا دیتی ہے۔جس کے بعد شکنجے کا دروازہ خود بخود کھلتا ہے

اور گائے باہر نکل جاتی ہے اور اس کی جگہ دوسری گائے شکنجے میں آ جاتی ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے اس مشین کے پاس گائیں دودھ دینے کے انتظار میں قطار در قطار کھڑی رہتی ہیں اور ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری مشین کے ذریعہ دودھ دیتی رہتی ہے اور یہ سلسلہ چوبیس گھنٹے جاری رہتا ہے۔ یہ مشین جب گائے کا دودھ دوہ رہی ہوتی ہے تو اس وقت ایک خاص قسم کی خوراک بھی گائے کو دیتی ہے جو انہیں بہت مرغوب ہوتی ہے۔ گویا ان کیلئے سویٹ ڈش کا درجہ رکھتی ہے۔ اس فارم کے مالک نے بتایا کہ اس خودکار مشین کے ذریعہ دودھ دینے کیلئے گائیوں کو باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پورے سوئٹزرلینڈ میں اس طرح کے آٹومیٹک پلانٹ کی تعداد دوسو کے قریب ہے۔ یہ سسٹم دس سال پرانا ہے اور کامیابی سے چل رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خودکار پلانٹ میں گہری دلچسپی لی اور فارم کے مالک سے اس کے متعلق کئی سوالات بھی دریافت فرمائے۔ اس موقع پر قافلے کے ایک دوست کو جو بڑے انہماک اور توجہ سے مشین اور اس کی کارکردگی کو دیکھ رہے تھے، حضور انور نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ لگتا ہے ان کا ارادہ ایسا پلانٹ لگوانے کا ہے۔ مکرم عبداللہ سپرا صاحب (آف جرمنی) بھی وہاں موجود تھے۔ حضور نے انہیں بھی فرمایا کہ عبداللہ! تمہیں بھی ٹھٹھہ چندو میں ایک ایسا پلانٹ لگوانا چاہئے۔ اس کے بعد حضور انور نے فارم کے مالک کا شکریہ ادا کیا اور پونے سات بجے وہاں سے واپس بیت نور تشریف لے آئے اور فرمایا کہ یہ آخری والا آئٹم اچھا تھا۔ دوسرا طریقہ تو میں نے ہالینڈ میں بھی دیکھا ہوا ہے۔

بعدازاں پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی مارکی میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور اس کے ساتھ ہی آج کا پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ مساء الخیر اور شب بخیر۔

22/اپریل 2010ء

22/اپریل 2010ء کو جمعرات کے دن حضور انور ایدہ اللہ کی بیرونی مصروفیات بہت محدود رہیں اور زیادہ وقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری امور بجا لانے کیلئے اپنی رہائش گاہ میں ہی گزارہ۔ 5 بجکر 40 منٹ پر حضور انور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

تقریب آمین

نمازوں کے بعد آمین کی تقریب منعقد ہوئی جس میں بارہ اطفال اور تیرہ ناصرات سے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی مختلف آیات سنیں۔ اور جو بچے آمین کے دوران اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے بغیر قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیتے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بڑے پیارے انداز میں انہیں پہلے تعوذ پڑھنے کی طرف بھی توجہ دلاتے رہے۔ اس تقریب کیلئے جماعت سوئٹزرلینڈ نے بڑا اہتمام کیا تھا۔ ایک فارم تیار کر کے جماعتوں سے بچوں کے نام منگوائے گئے اور اس کے لئے عمر کی حد 11-12 سال مقرر کی گئی۔ جن بچوں کے نام جماعت کو موصول ہوئے ان سے قرآن کریم کے بعض حصے سن کر پوری تسلی کی گئی کہ وہ پڑھ بھی سکتے ہیں کہ نہیں۔ پھر مربی صاحب اور ان کی اہلیہ نے (جو صدر لجنہ سوئٹزرلینڈ ہیں) بچوں کا تلفظ چیک کیا اور اس تقریب کے انتظامات کے لئے محترم عبد السمیع صاحب کو مقرر کیا گیا اور اس طرح اس تقریب کے انعقاد کیلئے خوب تیاری کی گئی۔ جن بچوں اور بچیوں کو اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو قرآن کریم سنانے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء بغرض دعا ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

☆ عزیزم جاذب چوہدری ابن چوہدری طاہر محمود صاحب آف آرگاؤ
☆ عزیزم وجیہ اللہ ابن ملک ظفر اللہ صاحب آف زیورک
☆ عزیزم بلال وڑائچ ابن عبدالوحید وڑائچ صاحب آف زیورک
☆ عزیزم نبیل احمد ابن خلیل احمد صاحب آف زیورک
☆ عزیزم احد صدیق ابن عامر صدیق صاحب آف وینٹرتھور
☆ عزیزم فرقان احمد کاہلوں ابن احسن سلطان کاہلوں صاحب آف باذل
☆ عزیزم روحان محمود ابن چوہدری شاہد محمود صاحب آف ترگاؤ
☆ عزیزم حسان رضوان ابن رضوان مبشر صاحب آف زیورک
☆ عزیزم زبیر خان ابن جاوید خان صاحب آف بیرن
☆ عزیزم رمیض احمد ابن بشارت احمد انیس صاحب آف وینٹرتھور
☆ عزیزم طلحہ وڑائچ ابن عبد الوحید وڑائچ صاحب آف زیورک
☆ عزیزم محمد کمال احمد ابن محمد افضل صاحب آف زیورک
☆ عزیزہ بشریٰ رحمان بنت کلیم الرحمان صاحب آف زیورک
☆ عزیزہ عیشہ عبد السمیع بنت عبد السمیع صاحب آف زیورک
☆ عزیزہ طوبیٰ قمر بنت قمر الزمان صاحب آف آرگاؤ
☆ عزیزہ غزالہ قمر بنت قمر الزمان صاحب آف آرگاؤ
☆ عزیزہ شمائم حسنی بنت توقیر احمد حسنی صاحب آف آرگاؤ
☆ عزیزہ فریحہ ملک بنت ملک ظفر اقبال صاحب آف آلشٹیٹن
☆ عزیزہ عائشہ صدیقہ بنت قمر الحق بٹ صاحب آف بیرن
☆ عزیزہ نائلہ سلطان کاہلوں بنت احسن سلطان کاہلوں صاحب آف باذل
☆ عزیزہ کائنات خضر بنت ملک خضر حیات صاحب آف آلشٹیٹن
☆ عزیزہ عالیہ اوپلیگر بنت محمد اوپلیگر آف بیرن
☆ عزیزہ طیبہ بابر بنت بابر جاوید صاحب آف زیورک

ان کے علاوہ نسبتاً بڑی عمر کی تین بچیوں نے اپنی اپنی فیملی ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ سے درخواست کی کہ حضور ان کی آمین کروا دیں تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت ملاقات میں ہی ان سے قرآن کریم سن کر ان کی بھی آمین کروا دی۔ ان بچیوں کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ عزیزہ وجیہہ وسیم بنت وسیم خان صاحب
☆ عزیزہ سمیرا محمود بنت طاہر کلا صاحب
☆ عزیزہ فاطمہ ملک بنت ملک قیصر زمان صاحب

اللہ تعالیٰ ان سب بچوں، بچیوں کے سینوں کو قرآنی نور سے بھر دے اور ان کے دلوں کو قرآن کریم کے علوم اور معارف سمجھنے کا شعور عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین کے بعد فیملی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ اس کیلئے حضور وہاں سے سیدھے دفتر تشریف لائے۔

امیر صاحب کو ہدایات

لیکن ملاقاتوں سے پہلے آپ نے محترم امیر صاحب اور محترم مربی سلسلہ سوئٹزرلینڈ کو دفتر طلب فرما کر ان کے ساتھ 35-40 منٹ تک ایک ضروری میٹنگ کی اور انہیں مختلف امور کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے اس نئے مشن ھاؤس کی بلڈنگ اور اس میں ہونے والے کاموں کی تفصیلات پوچھیں اور فرمایا کہ بلڈنگ بنانا تو آسان ہے لیکن اس کو Maintain رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ بلڈنگ اچھی بن گئی ہے۔ اب اس کو Maintain رکھیں اور ضرورت کے مطابق ساتھ ساتھ مرمتیں کرواتے رہا کریں۔ محترم امیر صاحب نے عرض کیا کہ حضور اس بلڈنگ کو بنانے میں بڑی مشکلات سے گزرنا پڑا ہے۔ جس کو اس کے بنانے کا ٹھیکہ دیا تھا وہ کام مکمل کئے بغیر بھاگ گیا۔ عدالت میں اس کے ساتھ مقدمہ چل رہا ہے۔ اس میں کامیابی کیلئے دعا کی بھی درخواست ہے۔ اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ نے اس مقدمہ کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کیوں ہوا اور کس نے کیا؟ محترم امیر صاحب نے بتایا کہ جس فرم کو اس کا ٹھیکہ دیا تھا وہ اسے طے شدہ رقم میں مکمل نہیں کر سکی اور مزید پیسوں کا مطالبہ کرنے لگی۔ اس لئے ہم نے اسے کام کرنے سے روک دیا تو اس نے ہمارے خلاف کیس کر دیا۔ جس پر مجبوراً ہمیں بھی اس کے خلاف کیس کرنا پڑا جو اب عدالت میں زیر سماعت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم امیر صاحب سے مشن ھاؤس کی تعمیر اور اس کی مرمتوں پر اٹھنے والے اخراجات کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا نیز Boiler کو شمسی توانائی (Solar سسٹم) پر چلانے کی ہدایت فرمائی۔ حضور انور کی رہائش گاہ میں رکھے ہوئے بڑے بڑے TVS کے بارہ میں بھی حضور نے فرمایا کہ اتنے بڑے بڑے ٹی وی سیٹ کیوں رکھے ہیں؟ ہمیں تو اتنے بڑے TVS کی ضرورت نہیں۔ ان چیزوں پر اتنے پیسے خرچ نہیں کرنے چاہئیں۔ اس پر حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جماعت نے نہیں خریدے بلکہ بعض دوستوں نے تبرک کروانے کی خاطر پیش کئے تھے۔ اس لئے ہم نے یہاں رکھ دئے۔ لیکن دورہ کے بعد ان کی جگہ چھوٹے TV سیٹ رکھ دیئے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مشن ھاؤس کے باہر والے ہال کی ضروری مرمتیں کروانے کی بھی ہدایت فرمائی اور فرمایا کہ اگر ممکن ہو اور اجازت ملے تو اس کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے مینار بھی بنوائیں۔ نیز فرمایا کہ میناروں پر پابندی کے ایشو پر آپ نے اچھا کام کیا ہے۔ اس ایشو کو مرنے نہیں دینا۔ اس کو زندہ رکھیں اور بار بار اسے اٹھاتے رہیں۔

Peace کانفرنس لندن میں حضور انور کی تقاریر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ لندن میں مختلف تقریبات اور Peace کانفرنس کے دوران میں نے جو تقاریر کیں ہیں وہ بھی منگوائیں اور جرمن اور فرنچ زبانوں میں ان کے تراجم کروا کر بکثرت تقسیم کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان میں، میں نے ان حکومتوں سے یہ کہا ہے کہ اگر عورتوں کے پردے اور حجاب پر یا میناروں پر پابندی لگانے سے آپ کے سارے مسئلے حل ہو جاتے ہیں تو میں آپ کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن اگر یہ باتیں آپ کے مسائل کا حل نہیں اور یقیناً نہیں ہیں تو پھر آپ لوگوں کے مذہبی معاملات کو چھیڑ کر بلاوجہ انہیں تشدد کی راہیں اختیار کرنے پر مجبور نہ کریں۔

اس موقع پر محترم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ نے عرض کیا کہ میں نے ایک صحافی سے یہاں یہ بات کی تھی کہ اگر میناروں پر پابندی لگانے سے گھریلو تشدد اور اسی طرح کے دوسرے مسئلے حل ہوتے ہیں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں کیونکہ ہم بھی انہی مسائل کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ ویسے آپ کے نزدیک میناروں پر پابندی ہی چونکہ ان مسائل کا حل تھا اس لئے ان پر پابندی کے بعد آپ لوگ ان مسائل پر بات کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہاں۔ یہ بات بار بار پیش کریں اور اب اس ایشو کو خوب اچھالیں۔

پردہ کے حوالے سے ایک

اہم ارشاد

محترم ولید طارق صاحب امیر جماعت سوئٹزرلینڈ نے حضور انور کی خدمت میں اس مرکزی ہدایت کے بارہ میں کہ احمدی خواتین اور بچیاں برقعہ کے حوالہ سے اخباروں میں خطوط اور مضامین لکھیں، مزید راہنمائی کی درخواست کی تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ جو بھی حجاب لیتی ہیں ان سے لکھوائیں۔ اس کیلئے برقعہ پہننا تو ضروری نہیں اور جس برقعہ کی یہ لوگ بات کرتے ہیں اس کے خلاف تو میں خود بھی کہہ چکا ہوں۔ چہرے پر ٹھوڑی کے اوپر سے نقاب آ جائے اور سینہ پوری طرح سے ڈھکا ہوا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کم از کم معیار ہے۔ اصل چیز حیاء ہے اور اس کا اظہار لباس کے ذریعہ سے ہونا چاہیے۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ جو پہلے برقعہ پہنتی تھیں مگر اب اتار رہی ہیں تو وہ غلط کر رہی ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

محترم مربی صاحب نے نئی نسل کے حوالے سے حضور کی خدمت میں اپنی تشویش کا اظہار کیا تو حضور پُرنور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ مسائل ہر جگہ پیدا ہو رہے ہیں اس کیلئے آپ تربیت کی طرف توجہ دیں۔ یہ مربی کا کام ہے، امیر کا کام ہے، صدر لجنہ کا کام ہے۔ سب مل کر تربیت کریں اور مسلسل کریں تو پھر یہ مسائل کم ہوتے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حجاب اور پردہ کے متعلق لندن میں کئی لڑکیوں نے اخبارات کو مضامین لکھے ہیں۔ آپ بھی وہ مضامین وہاں سے منگوا لیں۔ مشن ہاؤس میں لائبریری بنانے کے متعلق بھی حضور نے انہیں ہدایات مرحمت فرمائیں اور ارشاد فرمایا کہ لائبریری میں ساری کتابیں رکھوائیں۔ قادیان سے بہت ساری کتابیں چھپی ہیں۔ وہ بھی منگوائیں اور لائبریری میں رکھیں۔ محترم امیر صاحب نے سوئٹزرلینڈ کے اس نئے مشن ہاؤس کا نام تجویز فرمانے کی درخواست کی تو آپ نے پہلی بیت کا نام دریافت کرنے کے بعد فرمایا کہ اس کا نام ''بیت النور'' رکھ لیں اور اگر بیت کی اجازت ہے تو پھر ''بیت نور'' نام رکھ لیں۔ اللہ کرے کہ جماعت سوئٹزرلینڈ کی یہ بیت ہمیشہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے والے لوگوں کے دلوں کو ہر قسم کے الٰہی نوروں سے منور کرتی رہے اور ہمیشہ ''نور علیٰ نور'' وجود اس سے وابستہ رہیں۔ آمین

محترم مربی صاحب نے اس دوران جب یہ عرض کیا کہ حضور اب ہماری توجہ یہاں کے دارالحکومت Bern کی طرف ہے کہ وہاں بھی کوئی مشن ہاؤس خریدا جائے تو حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہاں ایسی جگہ جہاں ہماری جماعت بھی ہو وہاں ضرور جگہ خریدیں اور بیت بنانے کی کوشش کریں۔ اللہ جماعت سوئٹزرلینڈ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملاقاتیں

اس کے بعد 6 بجکر 40 منٹ پر ملاقاتوں کا آغاز ہوا۔ آج 48 فیملیز کے 232 افراد کو حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقاتوں کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ ملاقاتیں سوا دو گھنٹے تک جاری رہیں۔ حضور نے ایک فیملی کی دو بچیوں کو پردہ اور حجاب کے بارہ میں اخباروں میں آرٹیکل لکھنے کی طرف توجہ دلائی اور میسیڈونیہ (مقدونیہ) کے ایک نو احمدی نے اپنی ملاقات میں جب اپنی بیوی کی طرف سے بعض مشکلات پیدا کرنے کا ذکر کر کے راہنمائی اور دعا کی درخواست کی تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ اسے کہیں کہ تم اپنا مذہب رکھو اور مجھے اپنے مذہب پر عمل کرنے دو اور اس دوران ہم دونوں دعا کرتے ہیں کہ جس کا مذہب سچا ہو، اس کی طرف اللہ تعالیٰ دوسرے کو ہدایت دے دے۔ اس طرح آپ نے انہیں قرآن کریم کے ارشاد ''لکم دینکم ولی دین'' کی روشنی میں ایسی پُرحکمت نصیحت فرمائی کہ جس پر عمل کرنے کے نتیجے میں گھر کا امن وسکون قائم رہتا ہے۔ پھر انہوں نے یہ ذکر کیا کہ حضور میری بیوی مجھے چندہ دینے سے روکتی ہے تو اس صورت میں کیا کروں؟ حضور نے فرمایا کہ آپ اسے کہیں کہ جب میں تمہاری ہر قسم کی ضرورتیں پوری کرتا ہوں تو پھر تم مجھے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے کیوں منع کرتی ہو۔ تمہاری سب ضرورتیں پوری کرنے کے بعد جو کچھ میرے پاس بچتا ہے وہ میرا ہے اور اسے میں جہاں چاہوں خرچ کروں۔ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ بہرحال ملاقاتوں کا یہ سلسلہ شام 9 بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ اس کے حضور انور ایدہ اللہ نے مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں جن کیلئے نداء اور اقامت کہنے کی سعادت محترم ملک عارف محمود صاحب کو حاصل ہوئی۔

نمازوں کے دوران محترم صداقت احمد صاحب (مربی سلسلہ) کو اپنی ایک رؤیا کو ظاہری طور پر پورا کرنے کیلئے حضور انور کے اس ارشاد پر کہ ''اس کیلئے ڈیوٹی دینی پڑے گی'' مارکی کے دروازہ پر کھڑے ہو کر ڈیوٹی دینے کی توفیق ملی جبکہ انہوں نے پیارے آقا کے جوتے اور شوہارن (ShoeHorn) تھامے ہوئے تھے۔ نمازوں کے بعد واپسی پر جب حضور نے انہیں اس حال میں کھڑے دیکھا تو فرمایا کہ آپ کی خواب کا صرف اتنا ہی مطلب نہیں تھا بلکہ اس کا وسیع مطلب ہے۔ اس کے بعد حضور پُرنور واپس اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے اور اس طرح آج کا پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ہر آن حضور کا حافظ وناصر ہو اور اپنی جناب سے عظیم الشان کامیابیوں اور فتوحات سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ آمین

ن۔ لئیق

راہ مولیٰ میں جان کی قربانی پیش کرنے والے

میرے شوہر مکرم میاں لئیق احمد صاحب آف فیصل آباد

29 مئی 2009ء کو شب نو بجے میرا چھوٹا بیٹا مکرم رضوان گھر آیا۔ پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ باہر زبردست فائرنگ کی آواز آنے لگی۔ بیٹے نے مجھ سے کہا۔ امی ابو کو فون کریں کہ وہ ابھی گھر نہ آئیں کیونکہ جس راستہ سے آنا ہے وہ فائرنگ کی زد میں ہے اور ابو میرے پیچھے ہی آ رہے ہیں۔ فائرنگ کا سلسلہ ابھی جاری تھا اور میں نے گیٹ قدرے کھول کر دیکھا تو تین آدمی جو جدید اسلحہ سے لیس تھے۔ وہ فائر کرنے کے بعد فائرنگ کرکے بھاگ رہے تھے۔ ان کے جانے کے بعد ہمارے ایک ہمسایہ نے ہمیں بتایا کہ میاں لئیق احمد صاحب کی گاڑی کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ کافی لوگ موقعہ واردات پر جمع ہوگئے مگر اس ہمسایہ کے علاوہ کوئی ہمارا پرسان حال نہ تھا۔ اسی اثناء میں میرا بڑا بیٹا مکرم منیب احمد اور دیگر خدام موقع پر پہنچ گئے۔ دیکھا تو وہ شدید زخمی تھے۔ انہیں الائیڈ ہسپتال پہنچایا گیا۔ اس وقت تک ہوش میں تھے اور زیرلب دعائیں کر رہے تھے۔ چونکہ شدید زخمی تھے۔ کوئی علاج کارگر نہ ہوا اور مورخہ 30 مئی 2009ء بوقت گیارہ بجے راہ مولا میں قربان ہو کر جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

یہ راہ حق کا راہی 13 جولائی 1957ء کو پیدا ہوا۔ والد گرامی کا نام میاں محمد یعقوب صاحب جو نہایت خلیق، ملنسار اور تقویٰ شعار انسان تھے۔ احمدیت جسم و روح میں رچی بسی ہوئی تھی۔ سالہا سال تک حلقہ پیپلز کالونی میں سیکرٹری مال کی حیثیت سے کام کرتے رہے اور بڑی جانفشانی اور لگن سے یہ دینی فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ ان کے دو بیٹے اور چھ بیٹیاں تھیں۔ میاں لئیق احمد کا چوتھا نمبر تھا۔ بچپن سے ہی سایہ پدری سے محروم ہو گئے۔ لیکن ان کی والدہ نے اپنے بچوں کی دینی تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ احمدیت کی روح ظاہر و باطن میں پھونک دی۔ میاں لئیق احمد صاحب کی والدہ صاحبہ ایک نیک، خداترس اور دعا گو بزرگ ہیں۔ بیٹے کی قربانی پر کمال صبر کا نمونہ دکھلایا۔ وہ شریف النفس بیٹا جو والدہ سے ٹوٹ کر محبت کرنے والا، خدمت گزار اور لطیف جذبات کا خیال رکھنے والا۔ جب داغ مفارقت دے چلا تو والدہ کی زبان پر جہاں بیٹے کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے پُرسوز دعائیں تھیں وہاں یہ الفاظ اور کلمات بھی تھے کہ میں آج بیوہ ہوئی ہوں۔

25 سال کی عمر میں تھے کہ میرے ساتھ شادی ہوئی کم وبیش 27 سال رفاقت کا عرصہ بنتا ہے۔ قربت کے ان ماہ وسال میں جو میں نے دیکھا، محسوس کیا، وہ کیفیات اس شعر سے عیاں ہیں۔

جس قدر نزدیک سے دیکھا اسے
اتنی ہی اس سے محبت ہو گئی

وہ میرا رفیق حیات تو تھا ہی مگر وہ نرم خُو، ہمدرد، شیریں زبان اور دمساز وغمگسار بھی تھا۔ وہ میرے واسطے احسانات کا سائبان تھا۔ میری ضرورتوں کا اسے خود احساس تھا۔ میرے جذبات کا اسے پاس تھا۔ اس کی شفقتوں اور مہربانیوں کا کیا تذکرہ کروں وہ تو اس شعر کی عملی تصویر تھے۔

اس کے احسان کیسے گنواؤں
جو خفا ہو کے بھی خفا نہ ہوا

راہ حق کا یہ مسافر بڑی خوبیوں کا مالک تھا۔ والدین کی تربیت نے شخصیت کو نکھار دیا ہوا تھا۔ دین سے گہرا لگاؤ تھا۔ عبادت گزار تھا، خود بھی نماز پڑھنے کا عادی اور اپنے بچوں کی نمازوں میں خوب نگرانی کرنے والے تھے۔ مالی قربانی میں بھی کشادہ دل تھے۔ جماعتی مالی تحریکات میں خوب حصہ لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے مالی آسودگی دے رکھی تھی۔ ہر مالی تحریک خواہ جماعتی ہوتی یا مقامی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ ان کا یہ طریق ہمیشہ رہا کہ گھر کے خرچہ سے قبل چندہ جات ادا کرتے۔ جب یو۔ کے جلسہ سالانہ پر جاتے تو بیٹے کو تاکید کرتے کہ گھر کے خرچہ سے پہلے جماعتی چندوں کو ادا کرنا ہے۔ جماعتی ذمہ داریوں کو بڑی خوش اسلوبی سے نبھانے والے تھے۔ سیکرٹری جائیداد تھے۔ اس فریضہ کو بڑی خوشدلی سے ادا کرتے رہے۔ احمدیہ قبرستان فیصل آباد شہر کے تمام انتظامات آپ کے سپرد تھے۔ قبرستان کے سلسلہ میں کوئی پلاننگ ہوتی۔ اخراجات کا سوال اٹھتا تو محترم امیر صاحب فیصل آباد سے بڑی بشاشت سے عرض کرتے کہ امیر صاحب آپ صرف اجازت دیں۔ اخراجات کی فکر نہ کریں۔ قبرستان کا جو کام بھی ہوتا اسے اسی طریق پر عمدگی سے نپٹا دیتے کہ محترم امیر صاحب خوشنودی کا اظہار فرماتے۔ اپنے حلقہ کے نگران مقرر ہوئے تو بیت الذکر کی تزئین وآرائش میں کوئی کمی نہ رہنے دی۔ خانہ خدا کو سجا دیا تاکہ اس میں عبادت کرنے والوں کی روحوں کو تازگی میسر آتی رہے۔ بحیثیت نگران حلقہ فرائض کو بڑی حکمت ودانائی سے ادا کئے۔ وقف نو کی ذمہ داری ادا کی۔ خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کے رکن ہوتے ہوئے میڈیکل کیمپس کا انعقاد قیادت ومجلس کی حد تک

ان کے ذمہ تھا۔ ماہ بماہ یہ کام روحانی لذت سے کرتے رہے۔ ادویات کے خرچہ میں بھی حصہ ڈالتے۔ اپنی گاڑی بھی وقف کی ہوئی تھی اور خود بھی پروگرام میں شامل ہوتے۔ آپ کی مساعی سے یہ شعبہ کامیابی سے ہمکنار ہوتا رہا۔

اللہ تعالیٰ نے جو مالی کشائش سے نواز رکھا تھا۔ شکرانہ کے طور پر حتی المقدور جائز موقعوں پر خرچہ کرنے میں کبھی ہاتھ کو نہ روکا۔ غریب پروری کا طبیعت میں جوہر تھا۔ غریب بچیوں کی شادی پر خاموشی سے مدد کرتے۔ دوسرے ضرورتمند بھی آتے تو ان کی مدد کرنے میں خوشی محسوس کرتے۔ رقم دیتے تو واپسی کا مطالبہ خود نہ کرتے ان کی راہ مولیٰ میں قربانی کے بعد ایک غیر از جماعت شخص آیا اور میرے بیٹے سے تعزیت کرتے ہوئے، جبکہ اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، کہنے لگا کہ ایک موقعہ اس پر ایسا آیا کہ میرے سگے بھائیوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ میں بڑا پریشان تھا کہ اب کیا کروں؟ میں میاں صاحب کے پاس آیا اور اپنی داستان غم سنائی تو انہوں نے بلاحیل وحجت مجھے وہ رقم دے دی جو مجھے مطلوب تھی اور اس بات کا بھی ذکر نہ کیا کہ کب واپس کرو گے؟ کہنے لگا۔ میں کافی عرصہ کے بعد آپ کی رقم واپس کرنے آیا تو مسکراتے ہوئے کہا کیا آپ کی ضرورت پوری ہوگئی ہے؟ اگر ضرورت ہے تو رقم رکھ لیں۔

امانت و دیانت کا خیال رکھنے والے وجود تھے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ سر بازار آپ کو گری ہوئی کسی کی رقم ملی۔ جو پچاس ہزار روپے تھی۔ یہ رقم اٹھاتے ہوئے ایک اور قریبی آدمی بھی موقعہ پر آ گیا۔ اسے اپنی دکان پر لے آئے اور پوچھا کہ کیا یہ رقم آپ کی ہے؟ اس نے کہا نہیں لیکن ساتھ ہی میرے شوہر کو کہنے لگا کہ میاں صاحب اسے نصف نصف بانٹ لیں یا آپ اسے کسی مسجد کو دے دیں۔ میرے میاں نے کہا ایسا نہیں ہوسکتا۔ یہ رقم کسی کی امانت ہے۔ اللہ تعالیٰ ضرور اسے بھیج دے گا۔ چنانچہ آپ نے دکان کے ملازموں کو تاکید کر دی کہ جب کوئی ایسا شخص آئے تو مجھے اطلاع کر دینا۔ میں نے دیکھا کہ میرے میاں خود بھی دعاؤں میں لگ گئے کہ الٰہی! یہ جس کی امانت ہے۔ اسے بھیج دے۔ یہ مال میرے واسطے کسی فتنہ کا سبب نہ بنے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی سن لی، دکان پر ایک گھبرایا ہوا شخص آیا۔ اس نے کہا میری رقم ادھر بازار میں کہیں گری ہے۔ آپ کو علم ہے تو رقم اٹھانے والے کا پتہ بتا دیں۔ آپ نے اسے حوصلہ دیا۔ پانی وغیرہ پلایا اور اس سے رقم کی نشانیاں دریافت کر کے دوسرے گواہوں کی موجودگی میں اس کی رقم اسے لوٹا دی۔ وہ دعائیں دیتا ہوا چلا گیا اور یہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے لگے کہ بار امانت تو اترا۔

مہمان نوازی کا وصف بھی آپ کی شخصیت و کردار کا نمایاں حصہ تھا۔ حسب مراتب مہمانوں کی خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے۔ مربیان سلسلہ ہوں یا کارکنان جماعت یا غیر از جماعت لوگ۔ سب کی مہمان نوازی کرتے۔ بعض جماعتی یا تنظیمی تقریبات ہوتیں تو اپنا گھر پیش کرنے میں دریغ نہ تھا۔ خوشی محسوس کرتے اور مناسب اکل و شرب کا اہتمام بھی کرتے۔ فراخ دل اور فراخ حوصلہ انسان تھے۔

خاکسار حلقہ کی صدر تھی ہر موقعہ پر میری راہنمائی کی۔ اگر میرے گھر میں اجلاس ہوتا تو دکان سے فون کر کے تاکید کرتے کہ مہمانوں کا خیال رکھنا ہے۔ خدمت میں کوئی کمی نہ آنے پائے۔ گھر آتے تو انتظام کا پوچھتے۔

اُمور خانہ داری میں میرا ہاتھ بٹانے میں ہرگز عار محسوس نہ کرتے۔ میری دلداری تو ان کا ہمیشہ مطمح نظر رہا۔ میرے والد مکرم سعید احمد ناصر صاحب مرحوم ایک زمانہ میں قائد ضلع فیصل آباد تھے۔ خلافت اور جماعت کے ساتھ ان کا تعلق اخلاص کے پیمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ انتھک محنتی اور دینی کاموں میں سبقت لے جانے والے انسان تھے۔ میری شادی سے قبل وہ فوت ہوگئے تھے۔ اس لئے والد کی محبتوں اور چاہتوں سے محرومی کا احساس تھا۔ لیکن میاں صاحب کے گھرانہ میں جو پیار، محبت اور شفقت ملی اس نے تمام محرومیوں کو فراموش کرا دیا۔ اپنے عزیز و اقارب سے حسن سلوک کا معاملہ کرتے۔ اپنی بہنوں کا احترام کرتے۔ بہنوئی جو ہیں ان کے اکرام و احترام کا ہمیشہ خیال رکھتے۔ دیگر رشتہ داروں سے محبت و الفت سے پیش آتے۔ ان کی خوشی غمی میں برابر کے شریک ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی قربانی پر ہر آنکھ اشکبار تھی۔ جو محبت اور صلہ رحمی کا مظہر تھی۔

بچوں سے پیار تھا۔ عیدین کے موقعہ پر یا دیگر خوشی کی تقریبات میں انہیں تحائف دیتے۔ ان کی خوشیوں میں شریک ہوتے۔ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت میں ہر امر کو ملحوظ رکھا۔ دینی تربیت کا اہتمام کیا۔ نمازوں کا پابند کیا۔ چندہ جات کی ادائیگی کی عملاً تربیت دی۔ حق اولاد کو خوب ادا کیا۔

خلافت سے وفا اور اطاعت کا رشتہ تھا۔ جلسہ سالانہ یو۔کے میں شامل ہوتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وصال پر لندن گئے اور نماز جنازہ میں شرکت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی بیعت اولیٰ میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ خلفائے احمدیت کی خدمت اقدس میں دعائیہ خطوط لکھنا ان کی زندگی کا معمول تھا۔ خلیفہ وقت کی طرف سے جواب موصول ہونے پر بے پایاں محبت اور خوشی کا اظہار کرتے مسکرانا اور مسکراہٹیں بکھیرنا اور تقسیم کرنا ان کی عادت ثانیہ تھی۔ لبوں پر تبسم جو اخلاص اور محبت سے لبریز ہوتا ملاقات کے وقت دیکھنے کے لائق ہوتا اور یوں محسوس ہوتا۔ ؎

مسکراتا ہی رہا وہ عمر بھر
مسکرانا اس کی عادت ہو گئی

میں راہ خدا میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے اس وجود کی کن کن خوبیوں اور اوصاف کا ذکر کروں؟ کن حسین یادوں کا تذکرہ کروں؟ کن لمحات رفاقت کی داستان بیان کروں؟ کن بیتے لمحوں کو آواز دوں؟ وہ تو چلا گیا۔ اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ اپنی منزل کو پا گیا۔ لیکن حسین اور خوشگوار یادوں کی مہک چھوڑ گیا ہے۔ جو خوشی اور غمی کا حسین امتزاج ہیں۔ ایک طرف جدائی کا غم اور صدمہ اور دوسری طرف راہ مولیٰ میں قربان ہونے کی خوشی۔ ایک عجیب لذت بھرا احساس ہے۔ جو ہماری زندگیوں کے صحنوں کو روشن کئے ہوئے ہے۔

ایک نہ ایک دن سب نے موت کا مزا چکھنا ہے۔ لیکن اصل موت وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر آئے۔ یہ موت نہیں بلکہ زندگی ہے۔ خدا تعالیٰ نے میرے شوہر کو جو مرتبہ بخشا ہے۔ وہ ہماری خوشیوں کو دوچند کئے ہوئے ہے۔ اس لئے کہ مجھے فخر ہے کہ میں ایک جاں نثار احمدی کی بیوی ہوں۔ میاں لئیق احمد صاحب کی والدہ کا سر فخر سے بلند ہے کہ وہ ایک جاں نثار احمدی کی ماں ہے۔ بہنوں کو ناز ہے کہ وہ ایک جاں نثار احمدی کی بہنیں ہیں۔ بیٹوں کو اعزاز حاصل ہے کہ وہ ایک جاں نثار احمدی کی اولاد ہیں۔ بیٹیوں کو ناز ہے کہ وہ ایک جاں نثار احمدی باپ کی بیٹیاں ہیں۔ خاندان کو فخر ہے کہ ان کے ایک سپوت نے راہ مولیٰ میں اپنی جان کی قربانی پیش کی۔ احمدیت نے دنیا کو بتا دیا کہ راہ حق میں قربان ہونے والوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ اپنی جان کے نذرانے پیش کرنے والے زندہ ہیں۔ ان کے دل بیقرار ہیں کہ وہ راہ خدا میں جان دیں اور احمدیت کے سرسبز و شاداب بناتے چلے جائیں۔ شکر للہ کہ میرے شوہر کا شمار احمدیت کے جاں نثاروں میں ہے۔

ع
این سعادت بزور بازو نیست

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے لندن میں نماز جنازہ غائب پڑھائی اور اس کے علاوہ دیگر ممالک کینیڈا، امریکہ اور جرمنی جہاں ہمارے اقربا تھے انہوں نے بھی نماز جنازہ غائب پڑھی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم میاں لئیق احمد صاحب کو اپنے قرب میں جگہ دے اور ہر آن ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ نیز میاں صاحب کی والدہ محترمہ، مجھے اور جملہ رشتہ داروں اور عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ میاں صاحب کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں خادم دین بنائے۔ دین و دنیا میں اعلیٰ ترقیات سے نوازے اور اپنے والد کی نیکیوں پر قدم مارنے کی توفیق دیتا چلا جائے اور احمدیت کے سپوت بنائے۔ آمین

ماخوذ

امرود امرت پھل

امرود کی خاصیت

امرود، سندھ میں زیتون اور آملے کی طرح امرت پھل یعنی حیات بخش میوہ کہلاتا ہے۔ انگور کو بھی امرت پھل کہتے ہیں، اپنی صحت اور توانائی بخش خاصیت کی وجہ سے امرود پورے برصغیر میں بہت مقبول پھل شمار ہوتا ہے۔ بارشوں کے ختم ہوتے ہوتے جاڑوں کی آمد کے ساتھ امرود کے درختوں پر لدا یہ پھل ٹنوں کے حساب سے پاکستان کے بازاروں کو اپنی فرحت بخش خوشبو سے مہکا دیتا ہے۔

اصل وطن

سندھ کے وسیع زیریں علاقے کے علاوہ بلوچستان کے باغات کے امرود نہ صرف بہترین ہوتے ہیں بلکہ سائز کے اعتبار سے بھی بڑے ہوتے ہیں۔ امریکہ اور کینیڈا کے بڑے شہروں کی سپر مارکیٹوں میں مصری امرودوں کو اپنی خوشبو اور شیریں ذائقے اور بڑے سائز کی وجہ سے بہت پسند کیا جاتا ہے۔ گرم و مرطوب آب و ہوا کے ملکوں کا یہ مقبول پھل جس کا اصل وطن جنوبی امریکہ ہے، مغرب میں ملتا ضرور ہے لیکن وہاں کی سرد آب و ہوا میں پیدا نہیں ہوتا۔

حیاتین ج سے بھرپور پھل

امرود آملہ کی طرح حیاتین ج سے بھرپور ہوتا ہے۔ ان دونوں کا یہ اہم حیاتین کھانے والوں کے جسم کی امراض سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت میں غیر معمولی اضافہ کر دیتا ہے۔ امرود میں کسی بھی ترش پھل کے مقابلے میں حیاتین ج (وٹامن سی) دگنا زیادہ ہوتا ہے۔ یہ حیاتین اس کے نرم و نازک پتلے اوپری پوست میں زیادہ ہوتا ہے، اسی لئے اسے کبھی ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ سنترے، کینو وغیرہ کا چھلکا الگ کر دیجیے، مگر امرود چھیلے بغیر کھائیے۔ 100 گرام امرود میں حیاتین ج کے علاوہ 250 یونٹ حیاتین الف (وٹامن اے) بھی ہوتا ہے۔ یہ بھی جسم کی قوت مدافعت میں اضافہ کرتا ہے۔

امرود کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے

امریکی محکمہ زراعت کی تحقیق کے مطابق امرود میں مانع تکسید اجزا (Antioxidants) خوب ہوتے ہیں۔ یہ نامیاتی اجزا سرطان، مرض قلب اور فالج سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ان میں خاص طور پر لائکوپین قابل

ذکر ہے جو امرود میں بہت ہوتا ہے۔ یہ خاص طور پر مثانے کے غدود (پروسٹیٹ) کے سرطان سے کسی بھی دوسرے پھل اور سبزی کے مقابلے میں زیادہ تحفظ فراہم کرتا ہے۔ یہی نہیں امرود میں سیب کے 5 ملی گرام کیلشیم ہماری ہڈیوں کو مضبوط رکھتا ہے۔ امرود جلد نکھارنے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

امرود صحت بخش ہے

امرود ایک فرحت بخش پھل ہے، جو قلب کے عضلات کو تقویت دیتا ہے اور جسم کے دیگر عضلات بھی مضبوط بنانے کے علاوہ خون کی رگوں کو صاف رکھ کر بلڈ پریشر بھی کم رکھتا ہے، اس میں موجود پوٹاشیم، بلڈ پریشر کو معمول پر رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ روزانہ ایک درمیانہ امرود کھانے سے جسم کو درکار پوٹاشیم فراہم ہو جاتا ہے۔ امرود قلب کی صحت اور توانائی کے لئے بے حد مفید پھل ہے۔ اس میں موجود حیاتین الف حیاتین ب (وٹامن بی) فولک ایسڈ اور فولاد (0.7 ملی گرام) جسم میں خون بھی کمی سے نجات مل سکتی ہے۔ امرود میں موجود ریشہ آنتوں کو چست رکھ کر قبض سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

امرود میں چونکہ چکنائی اور حرارے بھی کم ہوتے ہیں، یہ پھل وزن کم کرنے کے لئے بہت موزوں ثابت ہوتا ہے۔ اپنی افادیت کے لحاظ سے یہ واقعی امرت یعنی آب حیات ہے۔ (ہمدرد صحت، دسمبر 2009ء)

بعض مرد بیویوں سے ناروا سلوک کرتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

’’کئی مرد جو نمازیں پڑھنے والے ہیں، چندہ دینے والے ہیں، جماعتی کاموں میں حصہ لینے والے ہیں، لیکن گھر جائیں تو بیویوں سے ناروا سلوک کرتے ہیں۔ بعض والدین اپنے بچوں کے ذریعہ حقوق تلف کروار ہے ہوتے ہیں ۔ بعض بیویاں اپنے خاوندوں کے ذریعہ اس کے والدین کے حقوق تلف کروا رہی ہوتی ہیں۔

بعض بیویاں چھوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ نہ انہیں رکھتے ہیں اور نہ بساتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش ہوا کہ ایک خاوند نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے نہ رکھوں گا نہ بساؤں گا۔ پھر جب طلاق والی آیات نازل ہوئیں اور طلاق کی تعداد مقرر ہوئی تو تب اس عورت کی جان چھوٹی۔ لیکن اب بھی ایسے معاملے سامنے آتے ہیں کہ مرد کہتے ہیں کہ ہم تنگ کریں گے، طلاق، خلع کے معاملہ کو لٹکائیں گے اور دستخط وغیرہ نہیں کریں گے۔ بہر حال ایسی صورت میں نظام جماعت ایکشن لیتا ہے اور لینا چاہئے‘‘۔

(مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ آسٹریلیا 15 اپریل 2006ء از انٹرنیشنل 19 مئی 2006ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

یکم جون 2010ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-05 am	گلشن وقف نو
3-15 am	تقاریر جلسہ سالانہ
4-00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مئی 2010ء
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-35 am	تلاوت، درس ملفوظات، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-35 am	لقاء مع العرب
7-40 am	فرنچ کلاس
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-50 am	فرنچ ملاقات پروگرام
10-10 am	جلسہ سالانہ کینیڈا
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-05 pm	چلڈرنز کلاس
1-15 pm	سوال و جواب
2-15 pm	انجینئرنگ یورپین سمپوزیم 2007ء
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سندھی سروس
5-05 pm	تلاوت، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
5-50 pm	یسرنا القرآن
6-10 pm	بنگلہ پروگرام
7-10 pm	مجلس انصار اللہ یوکے اجتماع 2004ء
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	سوال و جواب
10-15 pm	یسرنا القرآن
10-35 pm	تاریخی حقائق
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

2 جون 2010ء

12-35 am	عربی سروس
1-35 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2-10 am	چلڈرن کلاس
3-15 am	مجلس انصار اللہ
3-45 am	انتخاب سخن
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-35 am	تلاوت اور درس ملفوظات
6-00 am	یسرنا القرآن
6-30 am	لقاء مع العرب
7-30 am	عربی سیکھئے
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-35 am	انجینئرنگ یورپین سمپوزیم 2007ء
9-05 am	سوال و جواب
10-25 am	مجلس انصار اللہ یوکے اجتماع 2004ء
11-30 am	سفید بادلوں کی زمین
12-00 pm	حضور انور کے ساتھ طلباء جامعہ احمدیہ کی ایک نشست
1-05 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-00 pm	سوال و جواب
3-10 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	سواحیلی سروس
5-15 pm	تلاوت
5-25 pm	یسرنا القرآن
5-45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 نومبر 1984ء
6-50 pm	بنگلہ پروگرام
7-50 pm	جلسہ سالانہ بیلجیئم 2004ء
8-35 pm	خبرنامہ
8-50 pm	حضور انور کے ساتھ طلباء جامعہ احمدیہ کی ایک نشست
9-55 pm	سوال و جواب
11-10 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-25 pm	عربی سروس

3 جون 2010ء

12-25 am	لقاء مع العرب
1-25 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-20 am	حضور انور کے ساتھ طلباء جامعہ احمدیہ کی ایک نشست
3-25 am	جلسہ سالانہ بیلجیئم 2004ء
4-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 نومبر 1984ء
5-15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-50 am	تلاوت
6-00 am	یسرنا القرآن
6-20 am	لقاء مع العرب
7-20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-50 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
8-45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 نومبر 2010ء
9-45 am	سفید بادلوں کی سرزمین
10-10 am	جلسہ سالانہ بیلجیئم
11-00 am	تلاوت، درس حدیث
11-30 am	شمائل نبوی ﷺ
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-05 pm	فیتھ میٹرز
2-10 pm	ملاقات پروگرام (انگریزی زبان)
3-20 pm	انڈونیشین سروس
4-20 pm	پشتو سروس
5-10 pm	تلاوت
5-25 pm	یسرنا القرآن
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2005ء
7-55 pm	ترجمۃ القرآن
9-00 pm	خبرنامہ
9-25 pm	یسرنا القرآن
9-50 pm	ملاقات پروگرام (انگریزی زبان)
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس Live

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم محبوب احمد سیٹھی صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

مونس احمد سیٹھی واقف نو ابن مکرم سیٹھی ممتاز احمد صاحب آسٹریلیا نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 5 سال دس ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل پڑھ لیا ہے۔ موصوف مکرم سیٹھی مقبول احمد صاحب جو 1974ء میں جہلم میں راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے تھے کا پوتا اور مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب مرحوم آف مردان کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ حقیقی معنوں میں قرآن کریم کی تعلیم کا وارث بنائے اور نسل در نسل خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم محمد مالک خضر صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے عزیزم وقاص مالک نصیر آباد رحمٰن ربوہ کو لاہور سے ربوہ آتے ہوئے موٹر وے پر کار حادثے میں چوٹیں آئی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے اور تاحال نیم بیہوشی کے عالم میں ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو جلد تر کامل شفاء عطا فرمائے اور اپنے فضلوں کا خاص وارث بنائے۔ آمین

۞ مکرم وقاص احمد طور صاحب انسپکٹر مال وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے خالو مکرم ٹھیکیدار منور احمد فاروقی صاحب گزشتہ ایک ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے اور بغیر سہارے کے چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا کرے اور ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم شوکت محمود صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ کو تقریباً ایک ماہ قبل محلہ میں رات کو پہرہ کے دوران پاؤں میں کانٹا چبھ گیا۔ شوگر کے مریض ہیں۔ جس کے باعث زخم بگڑ گیا۔ گزشتہ چند روز سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ہسپتال جاتے ہی دل کا دورہ پڑا اور فوری طور پر I.C.U میں شفٹ کرنا پڑا اب حالت قدرے بہتر ہے۔ ڈاکٹرز نے شوگر کنٹرول ہونے کے بعد آپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

درستگی نام

۞ مکرم محمد شفیق صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی حنانہ شفیق کلاس دہم کے نام کے درست انگلش سپیلنگ Hinana Shafique ہیں۔ آئندہ سے ہمیشہ یہی Spelling درج کئے جائیں۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبدالحمید صاحب ترکہ
مکرم حمید اللہ صاحب عرف ثناء اللہ)

۞ مکرم عبدالحمید صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم حمید اللہ صاحب عرف ثناء اللہ وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 3/11 3 دارالیمن شرقی ربوہ برقبہ 10 مرلے بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ ورثاء میں سے مکرم عبدالحکیم صاحب کے علاوہ دیگر ورثاء مکرم عبدالحمید صاحب کے حق میں دستبردار ہوچکے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرم عبدالحکیم صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم عبدالسمیع صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم عبدالحمید صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم عبدالمجید صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ رشیدہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ نعیمہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرمہ سلیمہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
9۔ مکرم عبدالرشید صاحب مرحوم (بیٹا)

ورثاء مرحوم

(i) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (بیوہ)
(ii) مکرم ارشد علی صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم عمران علی صاحب (بیٹا)
(iv) مکرم احسان علی صاحب (بیٹا)
(v) مکرمہ زینت بی بی صاحبہ (بیٹی)

(10) مکرم منیر احمد صاحب مرحوم (بیٹا)

ورثاء مرحوم

(i) مکرمہ ناصرہ منیرہ صاحبہ (بیوہ)
(ii) مکرم راشد احمد صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم تنویر احمد صاحب (بیٹا)
(iv) مکرم طیب منیر صاحب (بیٹا)
(v) مکرم نوید احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرکے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

چارلس کنگسفورڈ اسمتھ
آسٹریلیا کا پائلٹ

چارلس کنگسفورڈ اسمتھ پہلی جنگ عظیم کے دوران آسٹریلیا کی فضائیہ کا ایک پائلٹ تھا۔ جنگ کے خاتمے پر اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرح وہ بھی بے روزگار ہوگیا۔

1919ء میں جب Alcock اور Brown نامی دو پائلٹس نے بحر اوقیانوس کو ہوائی جہاز کے ذریعہ عبور کیا تو اس نے کنگس فورڈ اسمتھ اور اس جیسے دوسرے پائلٹوں کو بحر الکاہل ہوائی جہاز کے ذریعہ عبور کرنے کے لئے مہمیز کا کام انجام دیا۔ اسی زمانے میں حکومت آسٹریلیا نے آسٹریلیا اور برطانیہ کے درمیان کامیاب پرواز کے لئے 10 ہزار پاؤنڈ انعام کا اعلان کیا۔ کنگسفورڈ اسمتھ نے اس مقابلہ میں حصہ لینا چاہا مگر وہ اس کے لئے Qualify نہ کرسکا اور یہ انعام Ross Keith Smith نامی دو اور افراد نے حاصل کرلیا اور کنگس فورڈ اسمتھ ہالی ووڈ کی فلموں میں ہوائی جہاز کی پروازوں کے سلسلہ میں چھوٹے موٹے رول ادا کرنے لگا۔

1921 میں وہ آسٹریلیا واپس آیا۔ یہاں آکر اس نے کئی چھوٹی چھوٹی فضائی کمپنیوں میں ملازمتیں کیں۔

کنگسفورڈ نے نئے فضائی راستے دریافت کرنے کا جو خواب دیکھا تھا۔ اب وقت آگیا تاکہ وہ اس خواب کو عملی جامہ پہنائے۔ اب اسے ایک ساتھی بھی مل گیا تھا۔ جس کا نام Charles Ulin تھا۔ جو کنگس فورڈ کی طرح پہلی جنگ عظیم میں آسٹریلیا کی فوج میں پائلٹ رہ چکا تھا۔ ان دونوں نے بحر الکاہل کو فضا کے ذریعے عبور کرنے کے لئے منصوبہ بندی شروع کی۔

1927ء میں ان دونوں نے آسٹریلیا کے گرد ایک فضائی چکر لگایا اور دس دنوں میں 1200 کلومیٹر فاصلہ طے کیا۔ اس مہم کی کامیابی نے انہیں بہت شہرت عطا کی اب انہوں نے بحر الکاہل کو فضائی راستے سے عبور کرنے کے لئے اپنی مہم کا اعلان کیا۔ اس مہم کو عوام اور حکومت آسٹریلیا دونوں نے خوش آمدید کہا اور حکومت نے ان کی مالی امداد کا اعلان بھی کیا۔ چنانچہ کنگسفورڈ اسمتھ اور Charles Ulin دونوں سان فرانسسکو روانہ ہوگئے۔ جہاں سے انہیں اپنے سفر کا آغاز کرنا تھا۔

اب مرحلہ درست جہاز کے انتخاب کا تھا۔ پہلے ان کا خیال تھا کہ Ryan Mond Plane جہاز، جیسا کہ چارلس لینڈ برگ نے اپنے سفر میں استعمال کیا تھا۔ ان کے لئے مناسب رہے گا مگر بعد میں انہوں نے اپنا ارادہ بدل دیا اور انہوں نے اپنے لئے تین انجنوں والے Fokker Trimotor (F VII B) جہاز کا انتخاب کیا۔ انہوں نے اپنے لئے اسی نوعیت کا جہاز بطور خاص تیار کروایا۔ جسے انہوں نے Southern Cross کا نام دیا۔

حکومت آسٹریلیا نے انہیں جو مالی امداد دی تھی وہ ابتدائی مرحلے ہی میں ختم ہوگئی۔ چنانچہ وہ ہمت ہار بیٹھے اور انہوں نے جہاز واپس فروخت کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر کیلیفورنیا کے ایک دولتمند شخص نے ان کی مالی امداد کا وعدہ کیا اور ان دونوں نے دوبارہ اپنے سفر کی منصوبہ بندی شروع کی۔

31 مئی 1928ء کو Southern Cross اپنے سفر پر روانہ ہوا۔ کنگسفورڈ اسمتھ اس مہم کا پائلٹ اور Charles Ulin کو پائلٹ تھا۔ دو اور امریکی Harry Iyon اور جیمز وارنر، نیوی گیٹر اور ریڈیو مین کے فرائض انجام دے رہے تھے۔

انہوں نے خلیج سان فرانسسکو کے مقام آکلینڈ سے اپنے سفر کا آغاز کیا اور سفر کے پہلے مرحلے میں چار ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے جزائر ہوائی میں ہونالولو کے مقام پر قیام کیا۔ سفر کے اگلے مرحلے میں انہیں پانچ ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنا تھا اور مغربی بحر الکاہل میں جزائر فجی کے ایک جزیرے Suva پر اترنا تھا۔ سفر کا یہ مرحلہ سب سے زیادہ کٹھن اور دشوار تھا۔ اس مرحلے میں نہ صرف یہ کہ انہیں متعدد طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ بلکہ ان کے جہاز میں بھی کچھ فنی خرابیاں پیدا ہوئیں۔ ان کا ریڈیو سسٹم بھی خراب ہوگیا اور نتیجتاً انہیں Suva کے بجائے ایک اور قریبی جزیرے Kanai پر اترنا پڑا۔ جہاں انہوں نے اپنے جہاز کے آلات ٹھیک کئے اور پھر جزیرہ Suva پر اترے۔

جزیرہ Suva میں وہ جس مقام پر اترے تھے وہ وہاں کے مرکزی قصبے سے 30 کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ جہاں سے جہاز کے لئے ایندھن لانے میں خاصی دیر لگ گئی اور انہیں اپنی روانگی 8 جون تک ملتوی کرنی پڑی۔

اب وہ سفر کے آخری مرحلے کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے پہلے انہیں اچھے موسم کی نوید سنائی گئی تھی۔ مگر راستے میں انہیں پھر ایک خراب طوفان کا سامنا کرنا پڑا جب وہ طوفان سے نکلے تو انہیں معلوم ہوا کہ ان کا قطب نما خراب ہوچکا ہے۔ بہر حال وہ اپنے اندازے کے حساب سے سفر کرتے رہے اور بالآخر 9 جون 1928ء کو اپنی منزل مقصود برسبین پہنچ گئے جہاں ان کا استقبال ایک ہیرو کی طرح کیا گیا۔

یہ تھی بحر الکاہل کو بذریعہ ہوائی جہاز پہلی مرتبہ عبور کرنے والوں کی ولولہ خیز کہانی۔ جو 31 مئی 1928ء کو شروع ہوئی تھی۔ برسبین کے جس مقام پر کنگسفورڈ نے اپنے سفر کا اختتام کیا تھا وہاں ایک میوزیم بنادیا گیا ہے۔ جہاں ان کا جہاز Southern Cross آج بھی محفوظ ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 31 مئی

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:10

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موڈیفائیڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822,5118096

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

BETA® PIPES
042-5880151-5757238

ربوہ اور گردونواح میں سکنی زرعی کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
ربوہ پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
فون آفس: 047-6213550,6215458
0333-9797450

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفا خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے بااعتماد ادارہ
فاروق اسٹیٹ 3۔ای مین مارکیٹ گلبرگ ٹو۔ لاہور
042-5757847-48
Email:farooqestate@hotmail.com

ماشاءاللہ روم کولر
جستی چادر سے تیار شدہ
ہر قسم کے روم کولر دستیاب ہیں
طالب دعا: محمد سرور
1-B-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنتیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب دوره سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FD-10

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
پیر 31 مئی 2010ء 16 جمادی الثانی 1431 ہجری 31 ہجرت 1389 ھش جلد 60-95 نمبر 116

عہد سچ کر دکھایا

جب آیت رِجَالٌ صَدَقُوا (الاحزاب:24) نازل ہوئی۔ اس میں ان مردان خدا کا تذکرہ تھا جنہوں نے اللہ سے اپنے عہد سچ کر دکھائے اور اپنی منتیں پوری کیں اور کچھ ہیں جو انتظار میں ہیں۔ رسول خدا ﷺ نے حضرت طلحہؓ سے فرمایا کہ اے طلحہ! تم بھی ان خوش نصیب مردان وفا میں شامل ہو جو اپنی قربانی پوری کرنے کی انتظار میں ہیں۔

(فتح الباری شرح بخاری زیر آیت احزاب:24۔ طبقات ابن سعد جلد 3 ص 218)

لاہور کی دو مرکزی احمدی بیوت الذکر میں جمعہ کے دوران

فائرنگ اور دستی بموں کے ذریعہ دہشت گردی کا المناک واقعہ

94 احباب راہ مولیٰ میں قربان اور 124 سے زائد زخمی

اخبارات، ٹیلی ویژن اور عینی شاہدین کے بیانات کی روشنی میں رپورٹ تیار کی گئی

پاکستان کے ثقافتی مرکز اور پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں مورخہ 28 مئی 2010ء بروز جمعۃ المبارک دو پہر تقریباً ڈیڑھ بجے احمدیہ بیوت دارالذکر گڑھی شاہو اور بیت نور ماڈل ٹاؤن پر مسلح افراد کے منظم حملوں میں 94 احمدی احباب راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے اور 124 سے زیادہ زخمی ہیں۔

یہ حملے بیوت الذکر میں اس وقت ہوئے جب احباب جماعت جمعہ کے لئے بیوت میں اکٹھے ہو چکے تھے۔ دارالذکر گڑھی شاہو میں خطبہ جمعہ سے معاً پہلے اور ماڈل ٹاؤن میں مربی صاحب نے خطبہ دینا شروع ہی کیا تھا کہ یہ اندوہناک واقعات وقوع پذیر ہوئے۔

تفصیلات کے مطابق ماڈل ٹاؤن کے سی بلاک میں واقع بیت نور میں 2 دہشت گرد جدید ہتھیاروں سے فائرنگ کرتے ہوئے مین گیٹ سے گارڈ کو ہلاک کر کے اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے محراب کی طرف سے ایک کھڑکی کا شیشہ توڑ کر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ جبکہ دوسرا دہشت گرد اس طرف سے بیت میں داخل ہوا جہاں جوتے رکھے جاتے ہیں اور اس نے ہینڈ گرنیڈ پھینکا اور فائر کھول دیا۔ ڈیوٹی پر متعین خدام نے جانفشانی اور جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس دہشت گرد کو پیچھے سے بازوؤں کے ذریعہ پکڑ لیا اور بے بس کر دیا۔ اس حملہ آور نے خودکش جیکٹ پہنی تھی اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس سے محفوظ رکھا اور مزید نقصان سے بچا لیا۔ جبکہ دوسرے حملہ آور کو شدید زخمی حالت میں گرفتار کیا گیا۔

ماڈل ٹاؤن کے اس وحشیانہ حملے میں بہت دیر تک گولیوں کی بارش اور بلاسٹ ہوتے رہے۔ متعدد احباب نے تہہ خانے میں اور ادھر ادھر بھاگ کر اپنی جانیں بچائیں۔ تاہم مکرم جنرل (ر) ناصر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن اور مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن سمیت 26 افراد اللہ کو پیارے ہو گئے اور 35 سے زائد زخمی ہوئے۔ جنہیں جناح ہسپتال، شیخ زاید ہسپتال، میو ہسپتال اور دیگر ہسپتالوں میں منتقل کیا گیا۔ جہاں فوری طور پر طبی امداد دی گئی اور خدام خون دینے کے لئے مختلف حلقوں سے ہسپتال پہنچ گئے۔

گڑھی شاہو میں واقع دارالذکر میں عینی شاہدین کے مطابق 6 سے 8 دہشت گرد مین اور پچھلے گیٹ سے داخل ہوئے۔ 4 زور دھماکے اور فائرنگ کر کے حملہ آوروں نے دوسری منزل اور مینار پر چڑھ کر پوزیشن سنبھال لی تا کہ پولیس اور دیگر فورسز اندر نہ آ جائیں۔ ابھی دارالذکر میں جمعہ شروع نہیں ہوا تھا تاہم ہال نمازیوں سے بھرا ہوا تھا۔ تین بلاسٹ ہال کے اندر اور ایک باہر ہوا۔ تقریباً 2 گھنٹے تک دہشت گردوں نے احباب کو یرغمال بنائے رکھا اور فائرنگ کرتے رہے۔ اطلاع ملنے پر قدرے تاخیر سے پولیس اہلکار، ایلیٹ فورس کے جوان اور بکتر بند گاڑیاں دارالذکر پہنچ گئیں اور پولیس اور حملہ آوروں میں دیر تک فائرنگ کا تبادلہ ہوتا رہا۔ ریسکیو ذرائع کے مطابق گڑھی شاہو میں خودکش دھماکوں اور حملہ آوروں کی فائرنگ سے 34 افراد موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے اور دیر سے ہسپتال پہنچنے کی وجہ سے اکثر زخمیوں کا زیادہ خون بہہ گیا اور وہ ہسپتال پہنچ کر دم توڑ گئے۔

دارالذکر میں سیکیورٹی ذرائع کے مطابق 2 دہشت گردوں نے خود کو اڑا لیا۔ ماڈل ٹاؤن سے گرفتار ہونے والے 2 دہشت گردوں کو ابتدائی تحقیقات کے لئے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ دارالذکر میں مکرم و محترم منیر اے شیخ صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور اور مکرم و محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب سمیت 68 احباب جاں بحق اور زخمی ہونے والوں کی تعداد 89 سے زائد ہے۔ سینکڑوں افراد نے دارالذکر کے تہہ خانے، باتھ رومز اور مختلف کمروں میں چھپ کر جانیں بچائیں۔ پولیس نے تقریباً شام ساڑھے پانچ بجے آپریشن مکمل کر کے کنٹرول سنبھال لیا۔ زخمی افراد کو میو ہسپتال، سروسز ہسپتال اور شہر کے کئی ہسپتالوں میں رکھا گیا۔ خدام ان ہسپتالوں میں کثیر تعداد میں پہنچ گئے اور زخمیوں کو خون کا عطیہ دیا۔ پولیس کو 3 خودکش حملہ آوروں کے سر مل گئے جبکہ دیگر ہلاک ہونے والے دہشت گردوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔ دارالذکر اور بیت نور کے مین ہال کا نقشہ ان حملوں کے بعد بہت خراب اور جنگ کے بعد ہونے والی تباہی کا منظر پیش

باقی صفحہ 2 پر

احمدیہ بیوت الذکر لاہور میں دہشت گردی پر حضور انور کا اظہار افسوس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 28 مئی 2010ء میں فرمایا۔

آج بھی بہت ساروں نے سن بھی لیا ہوگا اور ٹی وی پہ بھی آ رہا ہے، اطلاعیں آ رہی ہیں لاہور میں دو (بیوت الذکر) پر ماڈل ٹاؤن میں اور دارالذکر میں بڑا شدید حملہ ہوا ہے کیا یہ مخالفتیں احمدیت کو ختم کر دیں گی؟ کیا پہلے کبھی مخالفتوں سے احمدیت ختم ہوئی تھی؟ ہرگز نہیں ہوئی اور نہ کر سکتی ہیں یہ۔ ہاں ان کو ضرور اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور عذاب اللہ تعالیٰ کی پکڑ عذاب کا مورد بنا دے گی۔............

لاہور میں جو (بیوت) پر حملہ ہوا ہے اس کے نقصان کی نوعیت ابھی پوری طرح سامنے نہیں آئی۔ لیکن کافی زیادہ شہادتیں بھی ہوئی ہیں اور زخمی بھی بہت زیادہ ہیں اور بعضوں کی حالت کافی کریٹیکل (Criticle) ہے۔ دارالذکر میں ابھی پوری طرح صورتحال واضح نہیں ہوئی۔ پتہ نہیں کس حد تک شہادتیں ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جمعہ کے لئے آئے ہوئے تھے لوگ۔ تو بہرحال تفصیلات تو آئیں گی تو پتہ لگے گا۔ لیکن کافی تعداد میں شہادتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب شہیدوں کے درجات بلند فرمائے اور زخمیوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا بخشے۔ بعض کافی کریٹیکل حالت میں ہیں۔ یہ جو اجتماعی نقصان پہنچانے کی مخالفین نے کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اس کا بدلہ لینے پر قادر ہے کس ذریعہ سے اس نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھانا ہے۔ کس طرح اس نے ان فساد اور ظلم بجا لانے والوں کو پکڑنا ہے یہ وہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن یہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی غیرت کو بار بار للکار رہے ہیں اور ظلم میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں عبرت کا نشان بنا دے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہوگا۔

باقی صفحہ 2 پر

لاہور میں جماعت احمدیہ کی عبادت گاہوں پر دہشت گردوں کے حملے

امیر جماعت احمدیہ لاہور سمیت 94 افراد جاں بحق

کافی عرصہ سے احمدیوں کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے۔ انسانیت سوز واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہیں۔: ترجمان جماعت احمدیہ

28 مئی کی شام کو دہشت گردی کے واقعات پر جاری کی جانے والی پریس ریلیز

چناب نگر (ربوہ): (پ ر) جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے لاہور میں جماعت احمدیہ کی عبادت گاہوں پر دہشت گردی کے حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس قسم کے واقعات کی شہ ان لوگوں کو 1984ء کے اس امتیازی قانون سے ملتی ہے جو پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ایک ہتھیار کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ ایک سال سے زائد عرصہ سے وہاں کے مولوی جماعت کو دھمکیاں دے رہے تھے اور اس بارہ انتظامیہ کو آگاہ کیا جاتا رہا لیکن اس کے باوجود کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ ترجمان جماعت احمدیہ نے ان حملوں میں اب تک کی اطلاعات کے مطابق جماعت احمدیہ لاہور کے امیر مکرم شیخ منیر احمد صاحب کے علاوہ 94 افراد کے جاں بحق ہونے کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی ان واقعات میں جاں بحق ہونے والوں کی معین تعداد کے بارہ میں کہنا قبل از وقت ہے۔ جبکہ بے شمار افراد زخمی بھی ہیں۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ ملک میں امن وامان کی مخدوش صورت حال اور لاہور میں جماعت احمدیہ پر دہشت گرد حملوں کے خدشات کے باوجود احمدیہ عبادت گاہوں کے لئے سیکیورٹی کا کوئی خاص انتظام نہیں کیا گیا اور پولیس نے بروقت کارروائی نہیں کی احمدی نوجوان انہیں کہتے رہے کہ کارروائی کی جائے لیکن پولیس کا کہنا تھا کہ ہمیں اوپر سے ابھی حکم نہیں ملا۔ ترجمان کے مطابق فوری کارروائی ہوتی تو جاں بحق ہونے والوں کی تعداد میں کمی ممکن تھی۔ جس کے نتیجے میں جمعہ کے روز ہونے والے افسوسناک واقعات پیش آئے۔ ترجمان جماعت احمدیہ مکرم سلیم الدین صاحب نے ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ جاں بحق ہونے والے افراد کی تدفین جماعت احمدیہ کے مرکز چناب نگر (ربوہ) میں کی جائے گی۔ انہوں نے جنازوں پر دہشت گردوں کے حملوں کے خدشہ کے پیش نظر حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس موقع پر سیکیورٹی فراہم کی جائے۔ ترجمان کے مطابق قیام پاکستان سے آج تک احمدیوں پر ہونے والا یہ سب سے بڑا حملہ تھا۔ جس میں اتنی بڑی تعداد میں احمدی جاں بحق ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ اس اشتعال انگیز واقعے کے باوجود پُرامن رہے گی اور کسی قسم کا منفی ردعمل ظاہر نہیں کرے گی۔

ترجمان نے کہا کہ ہمارا ردعمل تو خدا کے حضور ہے اور اس ظلم کا نتیجہ قوم دیکھ لے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے مواقع پر ہم نے پہلے کبھی سختی دکھائی ہے اور نہ اب دکھاتے ہیں اور ہمیں یہی تلقین کی جاتی ہے کہ صبر کرو اور اللہ پر اپنا معاملہ چھوڑ دو۔ انہوں نے کہا کہ ہماری تاریخ گواہ ہے کہ ہم نے ہمیشہ صبر کا مظاہرہ کیا ہے اور کبھی بھی پُرتشدد احتجاج نہیں کیا انہوں نے کہا کہ ہمارا معاملہ اللہ کی عدالت میں ہے اور وہی ہمارا مددگار رہے۔

شہداء لاہور کی تدفین ربوہ میں جاری ہے

(نمائندہ الفضل کی تازہ رپورٹ)

28 مئی کے انتہائی افسوسناک واقعہ میں جاں بحق ہونے والے شہداء کی میتیں ربوہ لائی گئیں۔ لاہور میں انتظامیہ کی مکمل کارروائی کے بعد رات بارہ بجے کے بعد میتیں ورثاء کے حوالہ کی گئیں۔ 29 مئی کو نماز فجر سے کچھ دیر قبل شہداء کی میتیں ربوہ پہنچنی شروع ہوئیں۔ صبح پونے چھ بجے 14 شہداء کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی اور ان کی تدفین قبرستان عام میں کی گئی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے 12 پھر مزید 6 شہداء کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔

میت جب ربوہ پہنچتی تو دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان کے نچلے ہال میں رکھی جاتی۔ جن کے ساتھ تابوت نہیں ہوتا۔ ان کو تابوت فراہم کیا گیا جن کی کافی تعداد ساتھ کے لان میں خدام نے تیار کر رکھی تھی اور ضرورت کے مطابق ساتھ ساتھ تیاری بھی کی جاتی رہی۔ ہال میں تین لائنیں چارپائیوں کی لگائی گئیں جن کے نیچے اور سائیڈز پر کثرت سے برف کے بلاکس رکھے گئے تھے تاکہ جو ضروری انتظار ہے وہ کیا جاسکے اور کوئی تکلیف دہ صورتحال سامنے نہ آئے۔

سینکڑوں خدام دفاتر انصاراللہ، قبرستان عام میں ہمہ وقت ڈیوٹیوں پر رات سے موجود رہے۔ 28 مئی کو نماز مغرب کے بعد ہی ربوہ کے خدام نے 90 سے زائد قبروں کی کھدائی اور تیاری کا کام مکمل کر لیا تھا۔ نماز جنازہ کے بعد میتیں بذریعہ ایمبولینس قبرستان عام پہنچائی گئیں۔ لیکن اس سے قبل ہال میں ہی ورثاء کے لئے شہداء کے آخری دیدار کا بھی انتظام کیا گیا۔ خدا پر ایمان رکھنے والے صابر اور خدا کی رضا پر راضی رہنے والے ورثاء نے بڑے وقار اور احترام کے ساتھ دیدار کیا۔ آنکھیں اشکبار تھیں سینے غم سے بھرے ہوئے تھے۔ مگر زبانیں ذکر الٰہی اور درود شریف میں مصروف تھیں۔ مرد حضرات اور مستورات نے باری باری قطار میں اپنے شہداء کا دیدار کیا۔ صدمہ کی وجہ سے سارے ربوہ کے بازار بند اور گلیاں سنسان اور سوگوار منظر پیش کر رہی ہیں۔ مگر ہمارا احتجاج انسانوں کے سامنے نہیں خدا کے سامنے ہے۔ 10:20 بجے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب موصوف نے ہی مزید 6 شہداء کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 12:15 پر میاں صاحب نے 9 مزید جنازے پڑھائے۔ اس طرح دوپہر ایک بجے تک 41 شہداء کی تدفین کی گئی۔

نماز جنازہ کے بعد ہر شہید کا نام لے کر اس کے ورثاء کو بلا لیا جاتا اور وہ ساتھ ہی قبرستان عام میں تشریف لے جاتے جہاں تدفین کے بعد محترم ناظر صاحب اعلیٰ دعا کراتے۔ (ایم آر طاہر)

بقیہ صفحہ 1 دہشت گردی

کررہا تھا۔ جابجا خون، انسانی جسم کے اعضاء بکھری ہوئی کرسیاں بلاسٹ کی وجہ سے کھڑکیاں دروازے اور پنکھے وغیرہ تباہ ہوگئے۔ احمدیہ بیوت الذکر پر دہشت گردی کے ان حملوں پر ملکی وغیر ملکی سرکردہ شخصیات نے شدید مذمت کی ہے اور دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ دھماکوں سے درجنوں گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ گردونواح کی متعدد عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے، درجنوں دکانیں اور مکان متاثر ہوئے۔ زخمیوں میں 2 پولیس افسر بھی شامل ہیں۔ وزیراعظم پاکستان نے تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے جملہ احباب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ زخمیوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ سب پسماندگان اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو یہ صدمہ صبر و حوصلے سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (رپورٹ: ایف شمس)

بقیہ صفحہ 1 خطبہ حضور انور

جیسا کہ میں نے کہا احمدی اپنی دعاؤں میں مزید درد پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے تکبر، ان کی شیطنت، ان کی بڑائی، ان کی طاقت کے زعم کو اپنی قدرتوں اور طاقتوں کا جلوہ دکھاتے ہوئے خاک میں ملا دے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کے ایمان اور ایقان میں ترقی دیتا چلا جائے اور یہ ابتلاء کبھی ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث نہ بنے۔ تمام دنیا کے احمدی پاکستان کے احمدیوں کے لئے بہت دعا کریں۔ آجکل بڑے شدید تنگ حالات ہیں وہاں......

اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ان اسیروں، زخمیوں اور شہیدوں کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی انشاء اللہ اور شیطان اور اس کے چیلے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم فرمائے اور آئندہ ہر ابتلاء سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔

ملکی حکومتی وسیاسی شخصیات کے مذمتی بیانات

صدر، وزیراعظم، چیئرمین سینٹ، سپیکر قومی اسمبلی سمیت وفاقی وزراء اور سیاسی رہنماؤں نے لاہور میں احمدیہ بیوت الذکر پر حملوں کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے واقعہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے اور کہا ہے کہ حکومت شہریوں کے تحفظ کے لئے ہر ممکن اقدامات کرے اور جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ معصوم جانوں سے کھیلنے والے انسان نہیں درندے ہیں۔ حکومت دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑے گی اور ان واقعات میں ملوث افراد کو کیفر کردار تک پہنچائے گی۔ حکومت نے تحقیقاتی اداروں کو حکم دیا ہے کہ لاہور میں دہشت گردی کے ان واقعات میں ملوث افراد کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے۔ صدر اور وزیراعظم نے حکومت پنجاب سے کہا ہے کہ واقعہ میں زخمی ہونے والے افراد کو ہر ممکن طبی سہولیات فراہم کی جائیں اور ان کے علاج معالجہ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ

شہیدانِ وفا کے نام جو دارالذکر گڑھی شاہو اور بیت نور ماڈل ٹاؤن لاہور میں جاں بحق ہوئے

29 مئی 12 بجے دوپہر نظارت امور عامہ کی طرف سے جاری کردہ فہرست

نام مع ولدیت	مقام
1۔منیر احمد شیخ صاحب ولد شیخ تاج الدین صاحب امیر ضلع لاہور	گارڈن ٹاؤن
2۔محمود احمد شاد صاحب ولد غلام احمد صاحب (مربی سلسلہ)	ماڈل ٹاؤن
3۔مرزا منصور بیگ صاحب ولد مرزا سرور بیگ صاحب	شیخ زید
4۔الیاس صاحب (صدر حلقہ جوہر ٹاؤن)	واپڈا ٹاؤن
5۔مبارک احمد طاہر صاحب داماد مولانا دوست محمد شاہد صاحب	
6۔منور احمد بٹ صاحب	
7۔محمد اسلم بھروانہ صاحب	گلبرگ
8۔محمد لئیق احمد صاحب	گلبرگ
9۔ساحل منیر صاحب ولد منیر احمد صاحب	سیالکوٹ سٹی
10۔وسیم احمد صاحب ولد عبدالقدوس صاحب	تاج پورہ
11۔اعجاز الحق صاحب ولد رحمت الحق صاحب	
12۔عامر لطیف صاحب	
13۔عبدالرحمٰن صاحب ولد محمد اسلم صاحب	
14۔احسن احمد خان صاحب	
15۔غلام رسول صاحب	
16۔حسن بشیر صاحب	
17۔مسعود احمد صاحب	
18۔محمد نثار احمد صاحب ولد غلام رسول صاحب	دارالذکر
19۔منور قیصر صاحب	باغبانپورہ
20۔انصار الحق صاحب ولد انوار الحق صاحب	دارالذکر
21۔عرفان احمد صاحب ولد عبدالمالک صاحب	دارالذکر
22۔منیر احمد شیخ صاحب ولد انوار الحق صاحب	ماڈل ٹاؤن
23۔ناصر محمود خان صاحب ولد محمد عارف صاحب	فیصل ٹاؤن
24۔نعیم الدین مرزا صاحب ولد سراج الدین صاحب	گجرات
25۔منصور احمد صاحب ولد منیر احمد صاحب	غازی آباد
26۔خاور ایوب صاحب ولد محمد قیوم صاحب	گرین ٹاؤن
27۔انیس احمد صاحب ولد منیر احمد صاحب	گلشن پارک
28۔سردار افتخار صاحب ولد عبدالشکور صاحب	ماڈل ٹاؤن
29۔مرزا ظفر صاحب ولد صفدر ہمایوں صاحب	واپڈا ٹاؤن
30۔سید لئیق احمد صاحب ولد مہار احمد صاحب	واپڈا ٹاؤن

نام مع ولدیت	مقام
31۔میاں منیر عمر صاحب ولد میاں عبدالسلام صاحب	
32۔مبشر احمد صاحب ولد شیخ حامد احمد صاحب	
33۔نذیر احمد صاحب ولد محمود یاسین صاحب	
34۔یحییٰ خان صاحب ولد ملک عبداللہ صاحب	فیصل ٹاؤن
35۔مسعود باجوہ صاحب ولد محمد حیات صاحب	دارالذکر
36۔ندیم احمد طارق صاحب ولد میاں محمد منشاء صاحب	تاج پورہ
37۔سجاد بھروانہ صاحب	دارالذکر
38۔عمیر احمد ملک صاحب ولد میاں سعید احمد صاحب (سابق ناظم اشاعت)	گلبرگ
39۔محمد احمد صاحب	جوہر ٹاؤن
40۔ارشد محمود بٹ صاحب ولد محمد احمد بٹ صاحب	کوٹ لکھپت
41۔جنرل (ر) ناصر صاحب ولد صفدر علی صاحب (صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن)	ماڈل ٹاؤن
42۔محمد انور صاحب ولد محمد خان صاحب (سکیورٹی گارڈ)	ماڈل ٹاؤن
43۔لال خان صاحب ولد حاجی احمد صاحب	ریونیو سوسائٹی
44۔محمد اشرف صاحب ولد عبداللہ صاحب	واپڈا ٹاؤن
45۔چوہدری حفیظ احمد ایڈووکیٹ ولد نذیر حسین	
46۔ملک زبیر صاحب ولد ملک راشد احمد صاحب	
47۔محمد احمد صاحب ولد اختر علی صاحب	
48۔محمد مالک صاحب ولد چوہدری فتح محمد صاحب	
49۔محمد سعید در صاحب	
50۔ناصر احمد خان صاحب ولد صفدر علی صاحب	
51۔سعید ارشد شاد صاحب ولد سمیع اللہ صاحب	
52۔ساجد نعیم صاحب ولد عمیر احمد صاحب	
53۔شیخ محمد یونس صاحب ولد جمیل احمد صاحب	
54۔محمود احمد صاحب	جنرل ہسپتال
55۔مقصود احمد صاحب ولد عبدالرحمٰن صاحب	باغبانپورہ
56۔اصغر یعقوب صاحب ولد یعقوب خان صاحب	گلبرگ
57۔محمود احمد صاحب (سکیورٹی گارڈ)	دارالذکر
58۔ظفر اقبال صاحب	باغبانپورہ
59۔ڈاکٹر اصغر یعقوب صاحب	کیولری گراؤنڈ

نام مع ولدیت	مقام
60۔اکرم بیگ صاحب	دارالذکر
61۔آصف فاروق صاحب	دارالذکر
62۔ملک مقصود صاحب	دارالذکر
63۔کامران ارشد صاحب	دارالذکر
64۔منور خان صاحب	دارالذکر
65۔نثار احمد صاحب	دارالذکر
66۔عامر پاشا صاحب	ڈیفنس
67۔چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب	ڈیفنس
68۔چوہدری امتیاز صاحب	ڈیفنس
69۔خلیل سونگی صاحب	ڈیفنس
70۔عبدالرحمٰن صاحب ولد ڈاکٹر محمود اسلم صاحب	دہلی گیٹ (نومبائع)
71۔عمیر احمد ملک صاحب ولد عبدالرحیم صاحب	فیصل ٹاؤن
72۔نور الامین صاحب	گرین ٹاؤن
73۔سید ارشاد صاحب	گرین ٹاؤن
74۔اکرم ورک صاحب	گلبرگ
75۔شامل احمد صاحب	گلبرگ
76۔منور احمد صاحب	گلشن پارک
77۔عبدالمومن صاحب (نائب قائد مجلس)	کوٹ لکھپت
78۔محمد حسین ملہی صاحب	کوٹ لکھپت
79۔چوہدری الیاس صاحب	ریونیو سوسائٹی
80۔نعیم صاحب	ریونیو سوسائٹی
81۔محمد نواز مرزا صاحب	سبزہ زار
82۔محمد رشید ہاشمی صاحب	شمالی چھاؤنی
83۔کیپٹن نعیم الدین صاحب	شمالی چھاؤنی
84۔چوہدری مظفر احمد صاحب	شمالی چھاؤنی
85۔حسن خورشید صاحب	شمالی چھاؤنی
86۔ملک انصار الحق صاحب	شمالی چھاؤنی
87۔ملک رشید صاحب	شمالی چھاؤنی
88۔مشہود احمد صاحب	شمالی چھاؤنی
89۔میاں مبشر احمد صاحب	شمالی چھاؤنی
90۔پروفیسر عبدالودود صاحب	شمالی چھاؤنی
91۔شاہد شفیع صاحب	شمالی چھاؤنی
92۔مبارک ورک صاحب	
93۔فدا حسین صاحب ولد بہادر خاں	شمالی چھاؤنی
94۔شیخ اکرام صاحب	نشاط کالونی
95۔ولید احمد صاحب ولد محمد منور صاحب	ربوہ

لاہور دہشت گردی کے زخمیوں کی فہرست

29 مئی کو ایک بجے دوپہر تک امور عامہ کی طرف سے موصول ہونے والی لاہور کے مختلف ہسپتالوں میں موجود زخمی احباب کی فہرست

نمبر شمار	نام	ولدیت	مجلس	ہسپتال
1	محمد یامین		جوہر ٹاؤن	جناح ہسپتال
2	ملک انوار الحق	ضیاء الحق		جناح ہسپتال
3	نعمت اللہ قریشی	عطاء القریشی	فیصل ٹاؤن	جناح ہسپتال
4	مظفر احمد	بشارت احمد	گارڈن ٹاؤن	جناح ہسپتال
5	مرزا محمد نصیر	مرزا محمد حسین	ڈیفنس	جناح ہسپتال
6	مظفر احمد	میاں عبد الحمید	جوہر ٹاؤن	جناح ہسپتال
7	ارشد محمود	محمد اکبر	چورنگی	جناح ہسپتال
8	رفیع احمد بٹ	محمد حفیظ	گوجرانوالہ	جناح ہسپتال
9	عامر نعیم	نعیم الدین		جناح ہسپتال
10	ملک عبد المتین	عبد المالک	فیصل ٹاؤن	جناح ہسپتال
11	سید شمشاد علی	سید خواجہ الیک	کینٹ کراچی	جناح ہسپتال
12	محمد شعیب نیر	محمد صادق	فیصل ٹاؤن	جناح ہسپتال
13	مجید الرحمٰن	میاں نذیر احمد	فیصل ٹاؤن	جناح ہسپتال
14	محمد سرور	صادق قریشی		جناح ہسپتال
15	شیخ اسلم	شیخ نذیر	مغل پورہ	میو ہسپتال
16	امین	عبد الکریم	گڑھی شاہو	میو ہسپتال
17	ادریس	منیر احمد		میو ہسپتال
18	نعیم اللہ	عنایت اللہ	ٹاؤن شپ	میو ہسپتال
19	کاشف احمد	محمد یوسف	UET	میو ہسپتال
20	خلیل احمد	عبد الرؤف		میو ہسپتال
21	منصور احمد	محمود احمد	جوہر ٹاؤن	میو ہسپتال
22	مبارک احمد	سردار قیوم بھٹی		میو ہسپتال
23	عبد الرشید	عبد الخالق	سبزہ زار	میو ہسپتال
24	مرزا نصیر احمد			میو ہسپتال
25	حفیظ احمد	محمد علی	تاج پورہ	میو ہسپتال
26	اعجاز احمد	عبد الکریم	وحدت روڈ	میو ہسپتال
27	رشید احمد	محمد طارق		میو ہسپتال
28	نعیم احمد	منیر احمد	سعادت کالونی	میو ہسپتال
29	ماروف	صفدر		میو ہسپتال
30	عبد الغفور	عبد الرؤف		میو ہسپتال
31	رشید احمد گھمن	محمد علی طاہر		میو ہسپتال
32	وارث	نذیر احمد		میو ہسپتال
33	دلبر خان		داروغہ والا	سروسز ہسپتال
34	لئیق احمد	شفیق احمد		سروسز ہسپتال
35	ڈاکٹر فہد		گڑھی شاہو	سروسز ہسپتال
36	مرزا نصیر احمد ایڈووکیٹ			سروسز ہسپتال
37	تنویر احمد	محمد اسماعیل		سروسز ہسپتال
38	جاذب	انوار الحق		سروسز ہسپتال
39	عمیر احمد	انس ماجد		سروسز ہسپتال
40	مظفر احمد	چوہدری منور احمد	بھٹہ چوک	سروسز ہسپتال

نمبر شمار	نام	ولدیت	مجلس	ہسپتال
41	وجیہ اللہ	عبد المالک		سروسز ہسپتال
42	عرفان	محمد صادق		سروسز ہسپتال
43	عامر مشہود (ناظم علاقہ)	محمد عارف		سروسز ہسپتال
44	اسد اللہ		UET	سروسز ہسپتال
45	نبیل احمد	طارق احمد		سروسز ہسپتال
46	سید شہریار	نور المبین		سروسز ہسپتال
47	محمد سلطان		ربوہ	سروسز ہسپتال
48	عمر انس		زمان پارک	سروسز ہسپتال
49	مرزا زبیر		ڈیفنس	سروسز ہسپتال
50	میاں رومان		دار الذکر	سروسز ہسپتال
51	مبشر		مصطفےٰ آباد	سروسز ہسپتال
52	ارسلان ارشد	ارشد محمود		سروسز ہسپتال
53	علی		کینال پارک	سروسز ہسپتال
54	اسلم		گڑھی شاہو	سروسز ہسپتال
55	انس سلیمان		فیکٹری ایریا	سروسز ہسپتال
56	مظفر احمد		تاج پورہ	سروسز ہسپتال
57	مبشر	بدر الدین		سروسز ہسپتال
58	ریحان انجم		جھنگ	سروسز ہسپتال
59	حارث علی		مغلپورہ	سروسز ہسپتال
60	وقار احمد		دارلذکر	سروسز ہسپتال
61	خلیل احمد		دار الذکر	سروسز ہسپتال
62	آصف محمود		دہلی گیٹ	سروسز ہسپتال
63	منیر الطاف چیمہ			سروسز ہسپتال
64	الیاس			سروسز ہسپتال
65	یعقوب احمد	بشیر احمد		سروسز ہسپتال
66	اعجاز احمد			سروسز ہسپتال
67	شہزاد احتشام		وزیر آباد	سروسز ہسپتال
68	ڈاکٹر نبیل			سروسز ہسپتال
69	نور فاطمہ	مغلپورہ		سروسز ہسپتال
70	مرزا سرفراز احمد	مرزا نواز احمد	گلشن پارک	سروسز ہسپتال
71	ابراہیم			سروسز ہسپتال
72	عظیم احمد (صدر حلقہ)	سمال چھاؤنی		شالامار ہسپتال
73	نامعلوم			شالامار ہسپتال
74	نامعلوم			شیخ زاید ہسپتال
75	نامعلوم			
76	سرور مال		ٹاؤن شپ	
77	عبد الباسط (قائد مجلس)		کوٹ لکھپت	
78	مبشر احمد			
79	امین احمد			
80	سعید احمد			